اُردُو

تیسری جماعت کے لیے

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

طبع کنندہ:

پیرا ماؤنٹ پرنٹنگ پریس، کراچی

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جامشورو
منظور شدہ: بیورو آف کریکیولم اینڈ ایکسٹینشن ونگ جامشورو اور محکمۂ تعلیم و خواندگی حکومتِ سندھ
قومی کمیٹی برائے جائزہ کتب نصاب کی تصحیح شدہ
بمر اسلہ نمبر No. SO (G-1) E&L/Curriculum-2014 مورخہ 24-03-2014

نگرانِ اعلیٰ

احمد بخش ناریجو
چیئرمین : سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

نگراں

★ ناہید اختر

مصنّفین

★ ڈاکٹر عبدالحق کاسگنجوی ★ سید حسرت حسین رضوی ★ حسین رضوی
★ پروین کاظمی ★ عنایت علی خان ٹونکی ★ محمد ناظم علی خان ماتلوی

نظرثانی کمیٹی

★ محمد یاسین شیخ ★ دلاور خان ★ ناظم علی خان ماتلوی
★ ایس ایم طارق ★ محمد وسیم مغل ★ عصمت جہاں
★ عطاء اللہ خان ★ ظہیر الدین قریشی

مدیر

★ محمد فاروق دانش

کمپوزنگ
محمد ایاز الٰہی، مارس کمیونیکیشن، حیدرآباد

مفت تقسیم کے لیے

فہرست

پیش لفظ

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جس کا فریضہ دَرسی کتب کی تیاری و اشاعت ہے۔ اس کا اوّلین مقصد ایسی درسی کتب کی تیاری وفراہمی ہے جو نَسلِ نو کو شعور و آ گہی اور ایسی صلاحیت بخشیں جن کے ذریعے وہ اسلام کے آفاقی نظریات، بھائی چارے ، اسلاف کے کارناموں اور اپنے ثقافتی ورثہ و روایات کی پاسداری کرتے ہوئے دورِ جدید کے نت نئے سائنسی ، تکنیکی اور معاشرتی تقاضوں کا مقابلہ کرکے کامیاب زندگی گزار سکے۔

اس اعلیٰ مقصد کی تکمیل کی غرض سے اہل علم ، ماہرین مضامین، مدرّسینِ کرام اور مخلص احباب کی ایک ٹیم ہر سمت سے حاصل ہونے والی تجاویز کی روشنی میں ہماری درسی کتب کے معیار، جائزے اور ان کی اصلاح کے لیے ہمارے ساتھ پیہم مصروف عمل ہے۔

ہمارے ماہرین اور اشاعتی عملے کے لیے اپنے مطلوبہ مقاصد کا حصول اسی صورت میں ممکن ہے کہ ان کتب سے اساتذہ کرام اور طلبہ و طالبات کما حقّہ استفادہ کریں۔ علاوہ ازیں ان کی تجاویز و آراء ان کتب کے معیار کو مزید بہتر بنانے میں ہمارے لیے مدد و معاون ثابت ہوں گی۔

چیئرمین

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
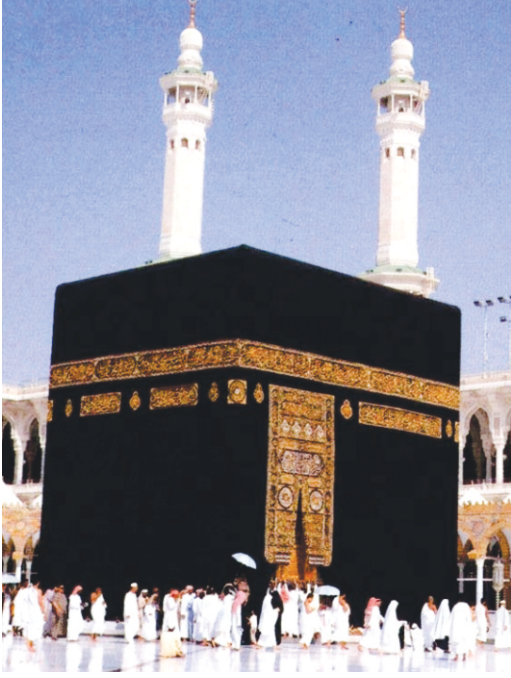
حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ حمد غور سے سن کر آہنگ اور لے سے پڑھیں گے۔

۲۔ ہم آواز الفاظ کی فہرست بنائیں گے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا تذکرہ عام بول چال میں کریں گے۔

اللہ نے

سورج چاند بنائے کس نے
اللہ نے
باغ میں پھول کھلائے کس نے
اللہ نے
اللہ نے، اللہ نے، ہمارے اللہ نے
اللہ نے، ہاں پیارے پیارے اللہ نے

کس نے پرندوں کو اُڑنا سکھلایا ہے
اور مچھلی کو پانی میں تیرایا ہے
اللہ نے
اللہ نے، اللہ نے، ہمارے اللہ نے
اللہ نے، ہاں پیارے پیارے اللہ نے

کس نے کیا ہے پیدا ابّو امی کو
پیارے پیارے بھیّا کو اور باجی کو
اللہ نے
اللہ نے، اللہ نے، ہمارے اللہ نے
اللہ نے، ہاں پیارے پیارے اللہ نے

کس نے نبی بھیجے ہم کو سمجھانے کو
سمجھانے اور سیدھی راہ دکھانے کو
اللہ نے
اللہ نے، اللہ نے، ہمارے اللہ نے
اللہ نے، ہاں پیارے پیارے اللہ نے

(عنایت علی خان ٹونکی)

سوال ۱۔ دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) سورج، چاند کس نے بنائے ہیں؟

(ب) پھول کہاں کھلتے ہیں؟

(ج) مچھلی کہاں تیرتی ہے؟

(د) انسانوں کو سیدھی راہ دکھانے کے لیے اللہ نے کسے بھیجا؟

سوال ۲۔ نیچے دیے ہوئے خانوں میں اللہ کی صفات لکھیے۔

(الف)
(ب)
(ج)
(د)
(ہ)

سوال ۳۔ یہ نظم زبانی یاد کریں اور مل کر ترنّم سے پڑھیں۔ دو بچے پوری نظم پڑھیں اور چار بچے بیچ بیچ میں "اللہ نے" اور

"اللہ نے، اللہ نے، ہمارے اللہ نے۔

اللہ نے، ہاں پیارے پیارے اللہ نے" کہیں۔

سرگرمی خاکہ مکمل کیجیے اور رنگ بھریے:
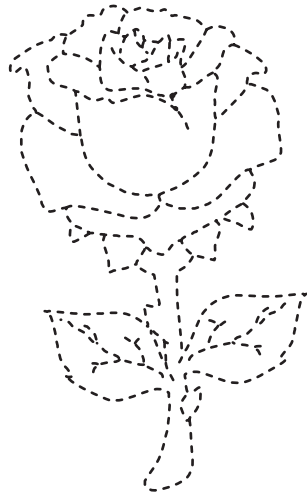
سوال۴۔ کالم الف کے لفظوں کو کالم ب کے لفظوں سے ملائیے:

الف	ب
پھول	اڑتے ہیں
مچھلی	مہکتے ہیں
پرندے	تیرتی ہے

سوال۵۔ خوش خط لکھیے:

راہ۔ پانی۔ تیرنا۔ خوش۔ بھیجا۔

سرگرمی تصویر کے نیچے اس کا نام لکھیے۔

ہدایات برائے اساتذہ

نظم کی تدریس کے دوران بچوں کے جمالیاتی ذوق کی تسکین کے لیے کبھی کبھی بیت بازی بھی کرائیے۔ یا پسندیدہ شعر صحیح انداز سے پڑھنے اور سنانے کے لیے کہیے۔ سوالات اور گفتگو کے ذریعے حمد میں دیے گئے تصورات کی تقویت کے لیے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کرشموں سے انھیں آگاہ کیجیے۔ نیز اُس کی دی ہوئی نعمتوں کی قدر اور احساس پیدا کیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ حضور ﷺ کے اخلاق حسنہ بیان کریں گے۔

۲۔ ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں گے۔

۳۔ نئے لفظوں کو درست تلفظ سے ادا کریں گے۔

پیارے نبی ﷺ کے پیارے اخلاق

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اب سے تقریباً ۱۴سو سال قبل عرب کے شہر مکے شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کے والد کا انتقال آپ کی پیدائش سے پہلے ہی ہو گیا تھا۔ آپ کی عمر چھے سال کی تھی کہ والدہ بھی اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ پھر آپ ﷺ کی پرورش آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے اور ان کے انتقال کے بعد آپ کے چچا حضرت ابو طالب نے کی۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ بچپن ہی سے اچھی عادتوں کے مالک تھے۔ صاف ستھرے رہتے تھے۔ جوان ہو کر آپ ﷺ کی خوبیاں اور نمایاں ہو گئیں۔ آپ غریبوں، یتیموں اور بیواؤں کی مدد کرتے تھے، بے سہارا لوگوں کو سہارا دیتے تھے۔ آپ ﷺ کی سچائی اور امانت داری کے سبب مکّے کے لوگ آپ کو صادق اور امین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ آپ ﷺ جو وعدہ کرتے، اُسے پورا کرتے تھے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ دوسروں کی ضروریات کا بہت زیادہ خیال کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے پاس جو بھی رقم یا کھانے پینے کی چیزیں آتیں، وہ غریبوں میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ خود نہ کھاتے لیکن بھوکوں کو کھلاتے اور کبھی کسی سوال کرنے والے کا سوال نہ ٹالتے۔ آپ ﷺ جو وعدہ کرتے اسے ضرور پورا کرتے۔

آپ ﷺ بہت ہی سادہ زندگی گزارتے تھے۔ سادہ لباس پہنتے، سادہ کھانا کھاتے، اپنا کام خود کر لیتے یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے جوتوں کی بھی مرمت کر لیتے تھے۔ گھر کے کاموں میں گھر والوں کا ہاتھ بٹاتے۔ کسی سے ملتے تو پہلے خود سلام کرتے۔ آپ ﷺ کے ایک خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ وہ بتلاتے تھے کہ آپ ﷺ نے کبھی موقع نہیں دیا کہ پہلے وہ آپ ﷺ کو

سلام کریں۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے ”بچے جنت کے پھول ہوتے ہیں“۔ کھانے پینے کی کوئی چیز آتی تو آپ پہلے وہاں موجود بچوں کو دیتے بعد میں پڑوس کو۔ آپ ﷺ کسی محفل میں تشریف لاتے تو لوگوں کو اپنے احترام میں کھڑے ہونے سے منع فرماتے۔

امُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے کسی سے اپنی ذاتی تکلیف کا بدلہ نہیں لیا اور تکلیف دینے والوں کے لیے دعا کی۔ آپ ﷺ بے حد ہمدرد انسان تھے۔ خاص طور پر غریبوں، بیواؤں، یتیموں اور بچّوں کا بہت ہی خیال رکھتے تھے۔ ان کے گھر کا کام کر دیا کرتے اور سودا سلف لا دیا کرتے تھے۔ انسان تو انسان آپ ﷺ جانوروں تک کے آرام کا خیال رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ایک اونٹ کو دیکھا جو بھوک پیاس کی وجہ سے بڑا نڈھال ہو رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کے مالک سے سختی سے کہا کہ وہ اسے خوب کھلایا پلایا کرے۔ ایک صحابیؓ جنگل سے گزرتے ہوئے چڑیا کے گھونسلے سے اُس کے بچّوں کو اُٹھا لائے۔ آپ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ بچوں کو فوراً واپس ان کے گھونسلے میں رکھ آؤ چڑیا پریشان ہو رہی ہوگی۔

☆☆☆

مشق

سوال ۱۔ دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) ہمارے پیارے نبی ﷺ کے والد کا انتقال کب ہوا تھا؟

(ب) آپ ﷺ کی والدہ کے انتقال کے وقت آپ ﷺ کی کیا عمر تھی؟

(ج) آپ ﷺ کے دادا کے انتقال کے بعد آپ ﷺ کی پرورش کس نے کی؟

(د) آپ ﷺ غریبوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے؟

(ہ) آپ ﷺ کی سادگی کی کوئی مثال دیں۔

(و) جانوروں پر آپ ﷺ کی مہربانی کی کوئی مثال بیان کریں۔

(ز) آپ ﷺ بچوں سے کیسا سلوک کرتے تھے؟

سوال ۲۔ الفاظ کو معانی سے ملایئے:

الفاظ	معانی
پرورش	امانت دار
صادق	پالنا
امین	خاص نام
شفقت	دینا
لقب	سچّا
عطا کرنا	نرمی

سوال ۳۔ صادق اور امین کا مطلب کیا ہے؟ اس کو دو جملوں میں بیان کیجیے۔

سوال ۴۔ ایک جیسے معنی والے الفاظ لکھیے:

شفقت۔ صادق۔ رحم۔ امانت

سرگرمی: خاکہ مکمل کیجیے اور رنگ بھریے۔
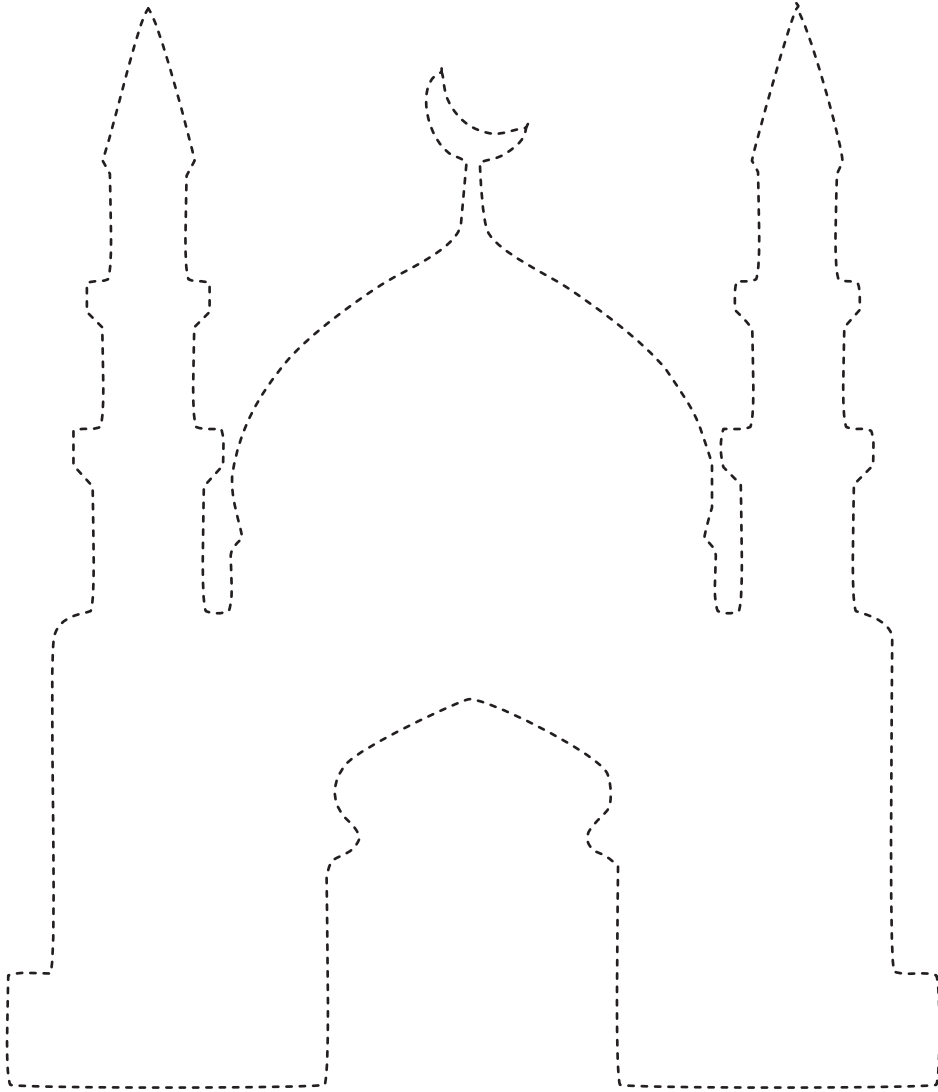
ہدایات برائے اساتذہ

بچّوں کو حضور ﷺ کے حسنِ اخلاق، انسانوں اور حیوانوں سے ہمدردی، بیماروں اور ضعیفوں کی مدد سے واقف کرائیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:۔

۱۔ نعت احترام اور عقیدت سے سنائیں گے۔

۲۔ نعت کے اشعار کا مفہوم بتائیں گے۔

۳۔ ایک جیسی آواز والے الفاظ جان سکیں گے۔

ہمارے نبی ﷺ

آپ ﷺ کی ذات سب سے اعلیٰ ہے

آپ ﷺ کی بات سب سے اعلیٰ ہے

آپ ﷺ کا نام سب سے اونچا ہے

آپ ﷺ کا کام سب سے اچھا ہے

آپ ﷺ ہی سے جہاں میں رونق ہے

سارے کون و مکاں میں رونق ہے

حق کا پیغام آپ ﷺ لائے ہیں

دین اسلام آپ ﷺ لائے ہیں

آپ ﷺ رحمت سے کام لیتے ہیں

گرنے والوں کو تھام لیتے ہیں

روشنی آپ ﷺ ہی کے دم سے ہے

زندگی آپ ﷺ کے قدم سے ہے

اے یتیموں کے غم گُسار! سلام

اے مدینے کے تاج دار، سلام

(محمد اسحاق جلال پوری)

سوال ۱۔ دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) حضور ﷺ کی کوئی پانچ خوبیاں لکھیے۔

(ب) نبی اکرم ﷺ انسانوں کے لیے کس کا پیغام لائے؟

(ج) ''حق کا پیغام'' کسے کہا جاتا ہے؟

(د) ہمیں پیارے رسول ﷺ کا نام کس طرح لینا چاہیے؟

(ہ) ''آپ رحمت سے کام لیتے ہیں۔ گرنے والوں کو تھام لیتے ہیں'' کا مفہوم بتائیے۔

(و) نبی اکرم ﷺ کا نام سن کر ہمیں کیا پڑھنا چاہیے؟

سوال ۲۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیے: اعلیٰ۔ اچھا۔ نیک۔ سچ۔ صبح

سوال ۳۔ ان الفاظ کی جمع لکھیے: پیارا۔ سچّا۔ اچھّا

سوال ۴۔ ان الفاظ کو معانی سے ملائیے:

الفاظ	معانی
جہاں	پکڑنا
اونچا	راستہ
راہ	گھر
مکاں	دنیا
تھام لینا	بڑا

سوال ۵۔ نظم یاد کیجیے اور ترنم سے پڑھیے۔

سوال ۶۔ ایک جیسی آواز والے تین تین لفظ لکھیے۔

جیسے: جہاں۔ یہاں۔ وہاں

بات۔ ----- ----- -----

تھام۔ ----- ----- -----

سچے۔ ----- ----- -----

سب۔ ----- ----- -----

حاصلاتِ تعلّم :

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ :۔
۱۔ عبارت کا مفہوم بتائیں گے۔
۲۔ سوالات کے جوابات دیں گے۔
۳۔ دیے گئے موضوع پر پانچ جملے لکھیں گے۔

حاکم ایسے ہوتے ہیں

مسلمانوں کے خلیفہ خُطبے کے لیے کھڑے ہوئے تو ایک شخص اُٹھا اور کہنے لگا: جناب! ہم آپؓ کی کوئی بات نہیں سنیں گے۔ کیوں کہ آپؓ کے کُرتے میں جو کپڑا لگا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے جتنا دوسرے مسلمانوں کو دیا گیا ہے۔ آپؓ یہ بتایئے کہ آپ نے زیادہ کپڑا کیوں لیا؟

خلیفہ نے کہا: اس سوال کا جواب میرا بیٹا دے گا۔ "خلیفہ نے اپنے بیٹے کو سب کے سامنے بلایا۔ بیٹے نے کہا: "میرے والد کو بھی اتنا ہی کپڑا ملا تھا جتنا ہر مسلمان کو، لیکن والد صاحب کا قد لمبا ہے، وہ کپڑا ان کے کُرتے کے لیے ناکافی تھا اس لیے میں نے اپنے حصّے کا کپڑا بھی والد صاحب کو دے دیا جس سے ان کا کُرتا تیار ہو گیا۔" خلیفہ نے سب کے سامنے اس شخص کی ہمّت کی تعریف کی۔

ایک مرتبہ یہی خلیفہ اپنے ایک غلام کے ساتھ مدینہ شریف سے بیت المُقدس کا سفر کر رہے تھے۔ سواری ایک تھی، اس لیے کچھ دیر خلیفہ خود اونٹ پر سوار ہوتے اور غلام پیدل چلتا۔ پھر کچھ دیر غلام کو اونٹ پر بٹھاتے اور خود پیدل چلتے۔ پورا سفر اسی طرح طے کیا۔ جب شہر قریب آیا تو اتفاق سے اونٹ پر بیٹھنے کی باری غلام کی تھی ۔ انھوں نے غلام کو اونٹ پر بٹھایا اور خود اونٹ کی مہار پکڑے شہر میں داخل ہوئے۔ جب لوگوں کو یہ پتا چلا کہ خلیفہ مہار پکڑے چل رہے ہیں اور غلام سوار ہے تو وہ حیران رہ گئے۔

ایک مرتبہ مدینے میں قحط پڑ گیا۔ لوگ بھوک سے مرنے لگے۔ خلیفہ نے لوگوں کی خوراک کا انتظام خود سنبھال لیا۔ جب تک قحط رہا انھوں نے بھی گھی اور گوشت استعمال نہ کیا۔

انھی خلیفہ سے ایک بار کسی دیہاتی نے ایک علاقے کے گورنر کے بیٹے کی شکایت کر دی۔ خلیفہ نے

انصاف کی خاطر گورنر اور اس کے بیٹوں کو بلایا۔ سب حاضر ہو گئے۔ خلیفہ نے اس دیہاتی سے ملزم کی پہچان کروائی۔ پھر گورنر کے بیٹے سے پوچھا۔ تم نے اس دیہاتی کو کیوں مارا؟ گورنر کا بیٹا کوئی جواب نہ دے سکا۔ خاموشی پر خلیفہ کو یقین ہو گیا کہ دیہاتی سچا ہے۔ خلیفہ نے گورنر کے سامنے دیہاتی سے کہا۔ اب تو اس سے اپنا بدلہ لے سکتا ہے۔ گورنر کے سامنے خلیفہ نے اس دیہاتی کو اپنا کوڑا دیا اور اس سے کہا "اب تو اس سے اپنا بدلہ لے۔" دیہاتی نے گورنر کے سامنے اس کے بیٹے کو کوڑے مار کر اپنا بدلہ لے لیا۔

پیارے بچو! حاکم ہو کر خادم کی طرح کام کرنے والے یہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

☆☆☆

مشق

سوال ۱۔ دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) ایک شخص نے حضرت عمر فاروقؓ کی بات سننے سے کیوں انکار کیا؟

(ب) حضرت عمر فاروقؓ کے بیٹے نے اس شخص کو کیا جواب دیا؟

(ج) حضرت عمر فاروقؓ اور ان کے غلام نے اونٹ پر باری باری کیوں سواری کی؟

(د) بیت المقدس کے لوگ کیا دیکھ کر حیران رہ گئے؟

(ہ) حضرت عمر فاروقؓ نے دیہاتی کو کس طرح انصاف دلایا؟

(و) حضرت عمر فاروقؓ مسلمانوں کے کون سے خلیفہ تھے؟

سوال ۲۔ جملے بنائیے۔

کامیاب۔ برابر۔ اتنا۔ جتنا۔ پوری۔ شکایت

سوال ۳۔ لفظوں کے حروف الگ الگ کر کے لکھیے۔

قحط۔ خلیفہ۔ مدینہ۔ شخص۔ یقین

سوال ۴۔ ان لفظوں کی جمع لکھیے۔

شہر۔ اونٹ۔ غلام۔ جواب۔ بات

سوال ۵۔ خوش خط لکھیے:

خاموشی۔ دیہاتی۔ ناکامی۔ باری۔ کبھی

سوال ۶۔ خالی جگہوں میں درست لفظ لکھیے: (قحط۔ سامنے۔ ادب۔ گورنر۔ دوسرے)

(الف) حضرت عمر فاروقؓ مسلمانوں کے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خلیفہ تھے۔

(ب) خلیفہ نے سب کے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس شخص کی تعریف کی۔

(ج) وہ شخص خلیفہ کے سامنے ۔۔۔۔۔۔۔۔ سے کھڑا ہوا۔

(د) ایک بار مدینے میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پڑا۔

(ہ) خلیفہ نے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے بیٹے کو کوڑے لگوائے۔

سرگرمی تصویر کے نیچے اس کا نام لکھیے۔
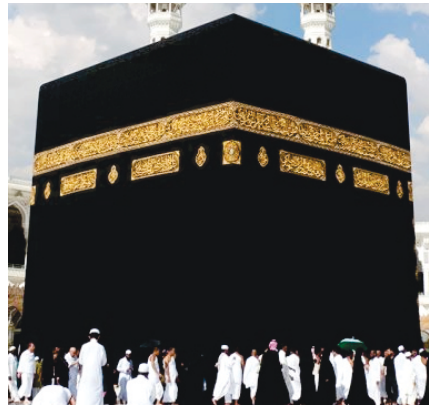
ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ کو خلفائے راشدین کے بارے میں معلومات فراہم کیجیے۔

نیز ان کو نیکی کرنے ایمانداری اور سچ بولنے کی ترغیب بھی دیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم :

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ سوالوں کے مناسب الفاظ میں جواب دیں گے۔
۲۔ جملے کی ساخت میں ''زمانے'' کی تبدیلی کریں گے۔
۳۔ سبق سے متعلق جماعت میں گفتگو کریں گے۔
۴۔ اپنی ذات سے متعلق کسی شے/فرد کے بارے میں لکھیں گے۔

حضرت علی رَضِیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ

حضرت علی رَضِیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ تھے آپ رَضِیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ نے بہت سی جنگوں میں حصّہ لیا آپ رَضِیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ انتہائی بہادری سے لڑے اور فتح حاصل کی آپؓ کی بہادری کی وجہ سے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اَسَدُ اللہ یعنی اللہ کا شیر کہا۔ ایک دفعہ مدینے پر کافروں نے حملہ کر دیا۔ مسلمانوں نے مدینے کے باہر خندق کھود رکھی تھی خندق کی وجہ سے کافر مدینے میں داخل نہ ہو سکے۔ آخر ایک دن ایک بہت طاقت ور پہلوان نے خندق پار کر لی اور مسلمانوں کو مقابلے کے لیے للکارا۔ حضرت علی رَضِیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت لے کر اس کے مقابلے کے لیے آگے بڑھے اور اس سے کہا: ''میں نے سنا ہے کہ تو تین باتوں میں سے ایک بات ضرور پوری کرتا ہے۔'' اس نے جواب دیا ''ہاں''۔

حضرت علی رَضِیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ نے فرمایا کہ میں تجھ سے تین باتیں کہتا ہوں۔ پہلی بات یہ کہ اسلام قبول کر لے دوسری بات یہ کہ مسلمانوں سے مت لڑ اور واپس چلا جا۔ تیسری بات یہ کہ ''میرا مقابلہ کر۔ یہ بات سن کر اس پہلوان کو غصہ آ گیا۔ اس نے آپ رَضِیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ پر پوری طاقت سے تلوار کا وار کیا۔ آپ رَضِیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ نے پہلوان کا وار روک لیا۔ پھر بھی آپ رَضِیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ کی پیشانی زخمی ہو گئی۔ آپ رَضِیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ نے زخم کی پروانہ کی اور جواب میں اس کافر پر تلوار کا ایسا بھرپور وار کیا کہ اس کا خاتمہ ہو گیا۔

ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ اپنے خادم کے ساتھ کپڑا خریدنے بازار گئے۔ خادم سے کہا کہ وہ اپنے اور ان کے لیے کپڑا

پسند کرے۔ خادم نے آپ رَضِیَ اللہُ تعَالیٰ عَنہُ کے لیے اچھا اور اپنے لیے معمولی کپڑا پسند کیا۔ پھر کپڑا لے کر آپ رَضِیَ اللہُ تعَالیٰ عَنہُ درزی کے پاس گئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تعَالیٰ عَنہُ نے درزی سے کہا کہ اچھے کپڑے کا جوڑا غلام کے لیے اور معمولی کپڑے کا جوڑا میرے لیے سی دے۔

یہودی کے خلاف ایک مقدمے کے دوران قاضی نے حکم دیا کہ کوئی ثبوت یا گواہ پیش کریں۔ حضرت علی رَضِیَ اللہُ تعَالیٰ عَنہُ نے گواہ کے طور پر اپنے بیٹے اور غلام کو پیش کیا۔ قاضی نے ان کی گواہی کو تسلیم کرنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ایک بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں قبول نہیں کی جاسکتی۔ اسی طرح غلام کی بھی۔ کیوں کہ وہ اپنے مالک کے خلاف گواہی نہیں دے سکتا۔

اس کے بعد قاضی نے فیصلہ یہودی کے حق میں دے دیا۔ زِرَہ حضرت علی رَضِیَ اللہُ تعَالیٰ عَنہُ کی تھی لیکن اُنھوں نے خلیفہ ہوتے ہوئے بھی قاضی کے فیصلے کو تسلیم کیا۔ اس بات کا یہودی پر بے حد اثر ہوا اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔ حضرت علی رَضِیَ اللہُ تعَالیٰ عَنہُ مسلمانوں کے خلیفہ بنے تو انھوں نے اسلامی حکومت کا انتظام بہت اچھے طریقے سے چلایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تعَالیٰ عَنہُ غریب اور امیر کے ساتھ ایک سا سلوک کرتے تھے۔

آپؓ نے فرمایا۔

☆ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔

☆ عِلم مال سے بہتر ہے۔

☆ عِلم کی خوبی اس پر عمل کرنے میں ہے۔

☆☆☆

مشق

سوال ۱۔ دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) حضرت علی رَضِیَ اللہُ تعَالیٰ عَنہُ مسلمانوں کے کون سے خلیفہ تھے؟

(ب) حضرت علی رَضِیَ اللہُ تعَالیٰ عَنہُ کا لقب کیا تھا؟

(ج) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رَضِیَ اللہُ تعَالیٰ عَنہُ کو 'اسد اللہ' کیوں کہا؟

(د) مدینے پر کافروں کے حملے کو روکنے کے لیے مسلمانوں نے کیا کیا؟

(ہ) عدالت نے کس کے حق میں فیصلہ دیا؟

سوال۲۔ خالی جگہوں کو درست الفاظ سے پُر کیجیے۔

(پہلوان ۔ معمولی ۔ یہودی ۔ دوست ۔)

(الف) ایک بہت طاقت ور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نے خندق پار کر لی۔

(ب) خادم نے آپؓ کے لیے اچھا اور اپنے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔ کپڑا پسند کیا۔

(ج) قاضی نے فیصلہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے حق میں دے دیا۔

(د) غریب وہ ہے جس کا کوئی۔۔۔۔۔۔۔۔ نہ ہو۔

سوال۳۔ ان جملوں میں "ہے"، "کو" "تھا" یا "تھی" سے تبدیل کیجیے:

(الف) اسلم اسکول گیا ہے۔

(ب) سعدیہ پڑھ رہی ہے۔

(ج) لڑکا کھیل رہا ہے۔

(د) ماں دوا پی رہی ہے۔

سرگرمی خاکہ مکمل کیجیے اور رنگ بھریے۔
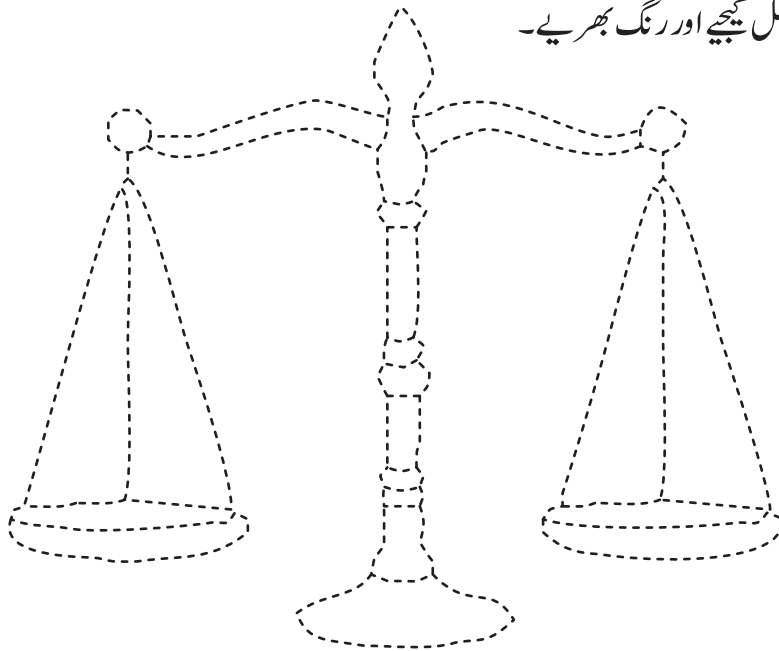
ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہادری، اخلاق و کردار کے بارے میں مزید معلومات فراہم کیجیے۔
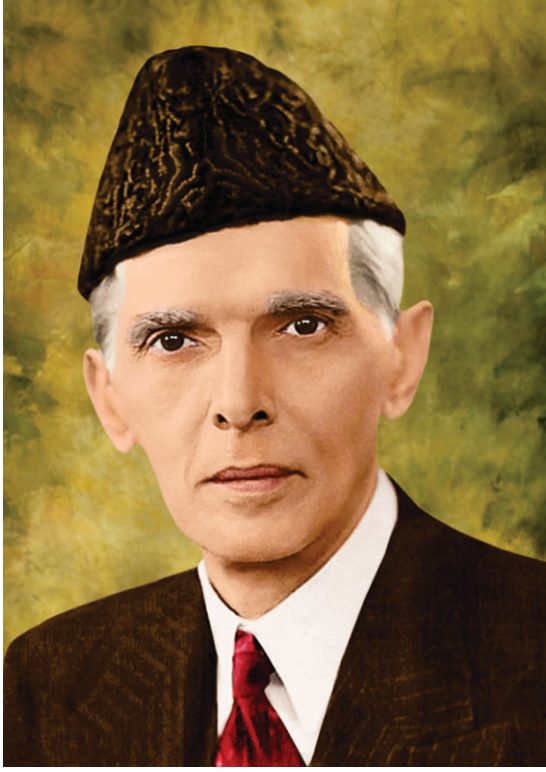
حاصلاتِ تعلّم:
اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:۔
۱۔ نظم سن کر لطف اندوز ہوں گے۔
۲۔ اشعار کی عبارت کو خوش خط لکھیں گے۔
۳۔ قومی نغمے سنیں اور سنائیں گے۔

قائدِ اعظمؒ

نام ہمیشہ زندہ رہے گا آپ کا اے قائد
ذکرِ وطن میں ہوتا رہے گا آپ کا اے قائد

آپ کے نقشِ قدم پہ چل کر عظمت پائیں گے
پیارے قائد ! آپ کا ہم کردار اپنائیں گے

آپ کی رہبری میں راہوں کی پہچان ہوئی
منزل پر جب پہنچے تو اونچی شان ہوئی

آپ نے فرمایا ہے، کرنا کام ہمیشہ کام
کام سے سب قوموں نے پایا دنیا بھر میں نام

قوم کی خاطر ہم بھی کریں گے محنت سے ہر کام
دنیا میں ہم اونچا کریں گے پاکستان کا نام

آپ سے ہے یہ عہد ہمارا، پڑھیں گے اب دل سے
کل کے قائدِ اعظم ہوں گے آج کے ہم بچے

نام ہمیشہ زندہ رہے گا آپ کا اے قائد
ذکرِ وطن میں ہوتا رہے گا آپ کا اے قائد

(ضیاء الحسن ضیاؔ)

مشق

سوال ۱۔ دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) پاکستان کس کی قیادت میں بنا؟

(ب) قائدِ اعظمؒ میں کیا کیا خوبیاں تھیں؟

(ج) ہمارے قومی پرچم پر کیا بنا ہوا ہے؟

(د) قوم کی خاطر ہمیں کیا کرنا ہو گا؟

(ہ) بچوں نے قائد سے کیا عہد کیا؟

سوال ۲۔ خالی جگہوں میں درست الفاظ لکھیے:

(الف) قوم کی خاطر ہم بھی کریں گے۔۔۔۔۔۔ سے ہر کام۔

(ب) نام ہمیشہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ رہے گا آپ کا اے قائد۔

(ج) کل کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہوں گے آج کے ہم بچے!

(د) دنیا میں ہم۔۔۔۔۔۔ کریں گے پاکستان کا نام۔

سوال ۳۔ ہم آواز الفاظ لکھیے، جیسے = ہمّت، دولت

کام ....، ....، ....

پاکستان ....، ....، ....

بڑا ....، ....، ....

کتاب ....، ....، ....

سوال ۴۔ خوش خط لکھیے: قائد اعظم۔ عظمت۔ نام۔ خاطر۔ وطن

سوال ۵- لفظ اور معنٰی کے جوڑ ملائیں۔

جیسے:

الفاظ	معانی
قومی شان	بڑائی
شہرت	ہر طرف
عظمت	قوم کی عزت
ہر سُو	مشہور ہونا

الفاظ	معانی
ہر دم	گیت
نغمے	ہر گھر
گھر گھر	بڑا رہنما
قائدِ اعظم	ہر وقت

سرگرمی: خاکہ مکمل کیجیے۔
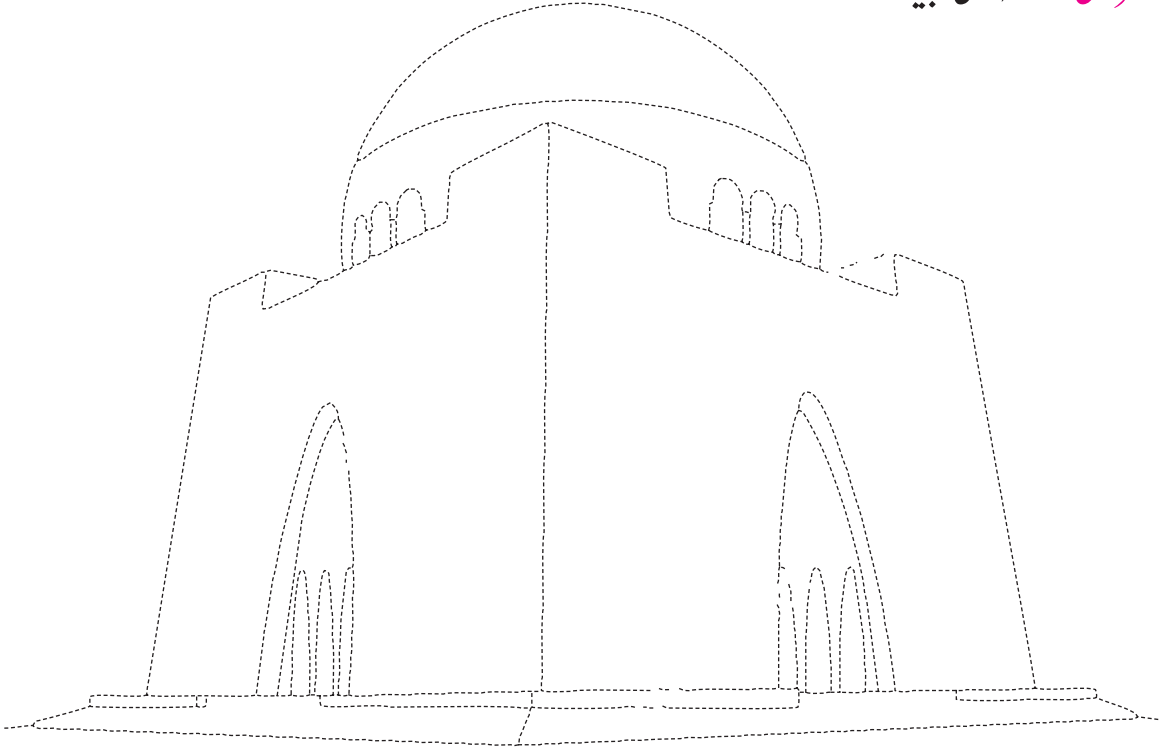
ہدایات برائے اساتذہ

بچّوں میں پاکستان، پرچمِ پاکستان اور بانیِ پاکستان سے محبت پیدا کرنے کے لیے اُن سے سوالات کیجیے اور مختلف انداز سے نظم کو صحیح تلفظ، لب و لہجے اور ترنّم سے پڑھوائیے۔ قواعد سے متعلق مزید سوالات کیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:۔

۱۔ سبق کے اجزامثلاً کردار اور مقامات پر اظہارِ خیال کریں گے۔

۲۔ سبق کا نتیجہ بیان کریں گے۔

۳۔ماں کے موضوع پر دس جملے لکھیں گے۔

محنت کا پھل
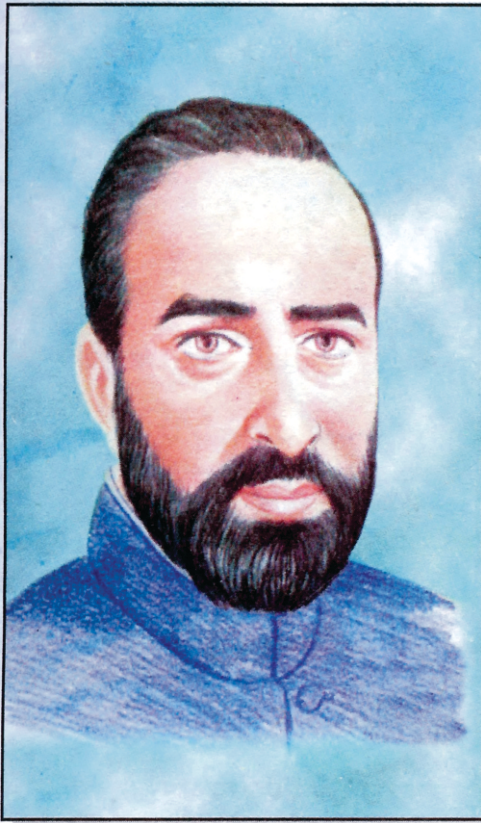
آج سے کئی برس پہلے کی بات ہے کہ کراچی میں ایک بیوہ عورت رہتی تھی۔ اس کا ایک چھوٹا بیٹا تھا اور کمانے والا کوئی نہ تھا۔ ایک روز وہ عورت بازار سے کچھ چیزیں خرید کر لائی۔ اپنے بیٹے سے کہا کہ بیٹا یہ چیزیں بازار میں لے جاکر فروخت کر آؤ تاکہ گھر کے خرچ کا کچھ انتظام ہو سکے۔

بیٹا بہت فرماں بردار تھا۔ اس نے ماں کے حکم پر عمل کیا۔ وہ اِن چیزوں کو بازار لے گیا اور کچھ دیر بعد ان کو فروخت کر کے واپس آگیا اور سارے پیسے ماں کے ہاتھ پر رکھ دیے۔ ماں نے حساب لگایا اور بیٹے کو شاباشی دی اور کہا کہ اگر ہر روز اسی طرح محنت کرو گے تو جو نفع ملے گا اس سے ہم اپنے اخراجات پورے کرلیں گے۔

ماں کے کہنے کے مطابق بیٹا ہر روز کچھ چیزیں لے جاکر فروخت کرتا رہا۔ آہستہ آہستہ ان کے حالات بہتر ہونے لگے اور بیٹا کاروبار کا طریقہ سیکھ گیا۔ بڑے ہو کر اس نے شکر کا کاروبار شروع کیا۔ خوب محنت کی۔ اللہ نے اُسے محنت کا پھل دیا۔ اس کے کاروبار نے بہت ترقّی کی۔ ایک روز وہی بیٹا شکر کا بادشاہ کہلانے لگا۔ شکر کا بادشاہ کہلانے والے اس بچے کا نام عبداللہ ہارون تھا۔

عبد اللہ ہارون نے کاروبار کی آمدنی سے عوام کی بھلائی کے بہت کام کیے۔ لوگوں میں علم کا شوق پیدا کرنے کے لیے تعلیمی ادارے قائم کیے۔ حکومت نے عبداللہ ہارون کی خدمات کے اعتراف کے طور پر کراچی کی ایک سڑک کا نام عبداللہ ہارون روڈ رکھا۔

سچ ہے، دنیا میں عزّت اور مرتبہ اسی کو ملتا ہے جو محنت کرتا ہے اور عوام کی بھلائی کے کام کرتا ہے۔

☆☆☆

مشق

سوال ۱۔ دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) اس سبق میں بچّے کی کن کن خوبیوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

(ب) بچّے کی ماں نے اسے کیا نصیحت کی؟

(ج) عبداللہ ہارون نے عام بھلائی کے لیے کیا کیا کام کیے؟

(د) عبداللہ ہارون کو "شکر کا بادشاہ" کیوں کہتے تھے؟

(ہ) دنیا میں عزّت اور مرتبہ کسے ملتا ہے؟

سوال ۲۔ درست بیان پر (✓) نشان لگایئے:-

☆ بچّے نے ماں کی دی ہوئی چیزیں فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔ ☐

☆ بچّہ اپنی ماں کا کہنا مانتا تھا۔ ☐

☆ بچّے کی ماں نے بازار سے چیزیں لا کر اسے فروخت کرنے کے لیے دیں۔ ☐

☆ بچّے کو چیزیں فروخت کرنے سے نفع ہوا۔ ☐

☆ بچّے نے ہمّت نہیں ہاری۔ ☐

سوال ۳۔ جملوں میں استعمال کیجیے:

غریب - ہمّت - فرماں بردار - محنتی - روزی

سوال ۴۔ جملوں کو ترتیب سے لکھیے۔

☆ غریب ایک تھا بہت بچّہ

☆ سچ تھا بولتا ہمیشہ

☆ تھا وہ ستاتا نہیں کسی کو

☆ تھا سمجھ دار بچّہ

☆ کام ہمّت لو سے

☆ پڑھتی میں لکھتی ہوں

سوال۵۔ خالی جگہوں میں درست الفاظ لکھیے:

☆ وہ اپنی ماں کا.....................مانتا تھا۔

☆ وہ ہمیشہ..................... بولتا تھا۔

☆ محنت مزدوری کوئی..................... بات نہیں۔

☆ عبد اللہ ہارون.....................رہتے تھے۔

☆ جو محنت کرتا ہے اسے.....................ملتا ہے۔

سوال۶۔ "میری ماں" کے عنوان پر دس جملے لکھیے۔

سوال۷۔ اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سرگرمی: خاکہ مکمل کیجیے۔
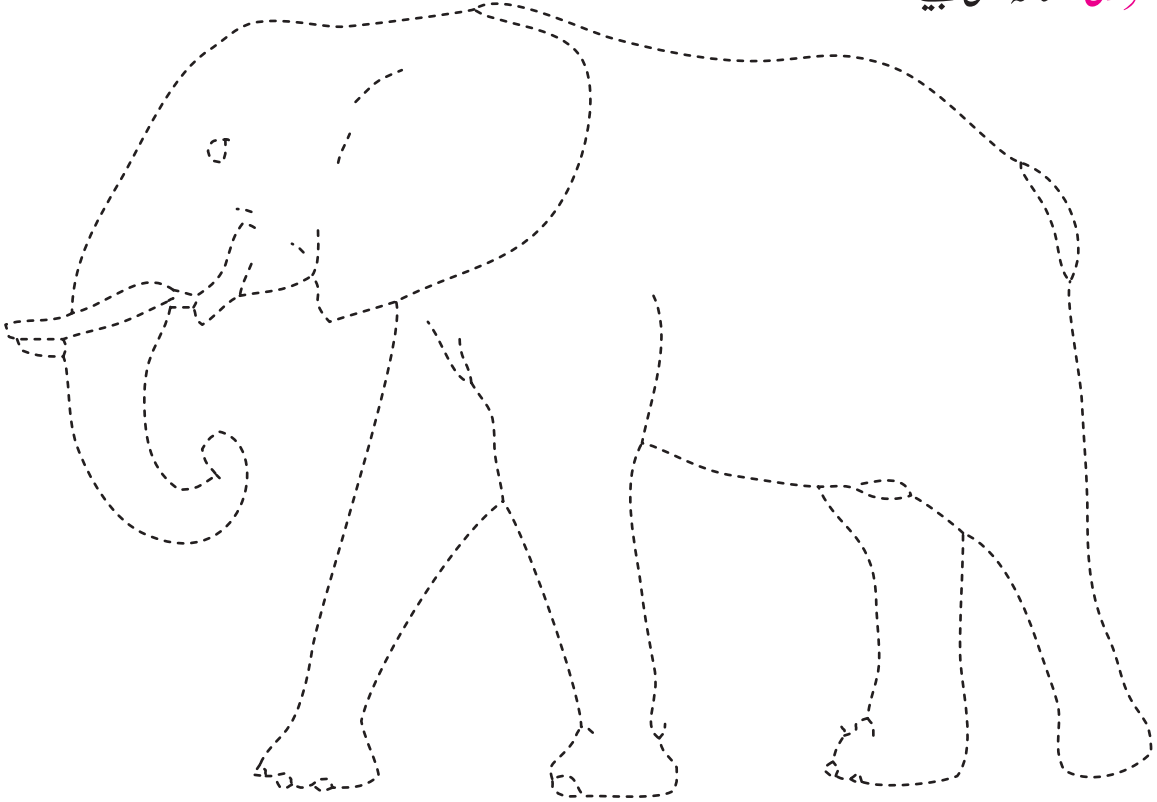
ہدایات برائے اساتذہ

بچّوں کو سبق کے علاوہ اسلامی شخصیّات سے متعارف کرائیے۔ اور ان کو محنت کی عظمت اور اچھی عادات کے بارے میں آگاہ کیجیے۔
نیز قواعد اور تحریری مشق میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ :-

ا۔ ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کریں گے۔

۲۔ سبق میں موجود چیزوں کے بارے میں بتائیں گے۔

۳۔ ''ہے'' کو ''ہو گا'' میں تبدیل کریں گے۔

خِدمَت گار بہن بھائی

گرمی کا موسم تھا۔ دھوپ کی تیزی سے سمندر کا پانی بھاپ بن کر اُٹھا اور بادل بن گیا تو ہوا نے آگے بڑھ کر اسے اپنے کاندھوں پر اُٹھا لیا اور کہا: بھیّا! میں خشکی کی طرف سے آ رہی ہوں۔ وہاں سب انسان، حیوان، پیڑ اور پودے تمھارا انتظار کر رہے ہیں۔ اور......

اور کیا؟ پانی نے پوچھا۔

"اور اللہ تعالیٰ سے تمھارے آنے کی دعا مانگ رہے تھے۔ میں نے سوچا جلدی سے چلوں اور تمھیں لے آؤں۔'' ہوا بولی

پانی نے کہا: ''ہاں باجی، تم نہ ہوتیں تو میں انسانوں، حیوانوں اور پیڑ پودوں اور ساری مخلوق کی پیاس بجھانے کیسے جاتا۔ وہ تو سب پیاس سے مر جاتے۔ تمھارا بہت بہت شکریہ!''

"نہیں بھیّا، شُکریے کی اس میں کیا بات ہے!'' ہوا نے جواب دیا۔ ''تم تو میرے اپنے ہو۔ ہائیڈروجن اور آکسیجن میرے ہی تو حصّے ہیں، جن سے مل کر تم بنے ہو۔ تمھیں کندھوں پر بٹھا کر خود میرا کلیجہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے ورنہ دھوپ کی تیزی تو مجھے جُھلسا دیتی ہے۔ لوگ بھی مجھ سے بیزار ہو جاتے ہیں اور تمھارے ساتھ چلتی ہوں تو انسان، حیوان، کھیت اور باغ سب مجھے خوش آمدید کہتے ہیں۔
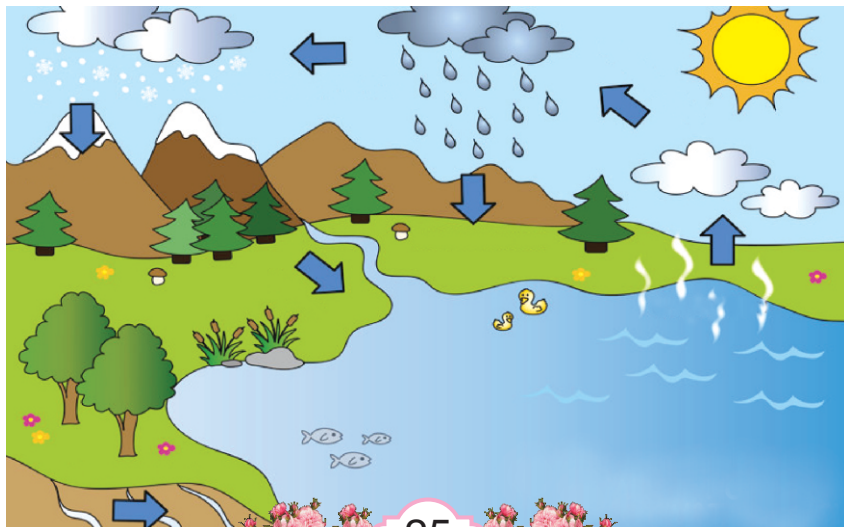
پانی بولا: "باجی! تم نہ ہوتیں تو میں زمین پر برستا نہ پہاڑوں پر جاکر برف کی شکل اختیار کرتا۔ یہ بھی تمھارا احسان ہے۔ تم سمندر میں بھی مجھے لہریں بنا کر حرکت میں رکھتی ہو۔ تم ایسا نہ کرتیں تو میں صاف کیسے رہتا۔" ہوا بولی: "مگر اس گندگی سے کیسے بچا جائے جو لاپروا لوگ دھوئیں، مٹّی اور گندی چیزوں کے ذریعے ہمارے اندر پیدا کر دیتے ہیں۔"

پانی نے کہا: "اس کا علاج تو یہی ہے کہ سمجھ دار لوگ ناسمجھ لوگوں کو سمجھائیں کہ وہ ایسا نہ کریں۔"

ہوا نے کہا: تم تمام چیزوں کو دھو کر پاک صاف کر دیتے ہو، پَن چکّیاں چلاتے بلکہ بہتے ہوئے اپنی قُوّت سے ان بڑی بڑی مشینوں کو بھی حرکت دیتے ہو جن سے بجلی پیدا ہو کر انسانوں کے ہزاروں کام نکالتی ہے۔"

پانی بولا: "اگر میری وجہ سے چیزیں زندگی پاتی ہیں تو تمھاری وجہ سے ان کی زندگی قائم رہتی ہے۔ اگر تم جانداروں کو آکسیجن نہ دو تو وہ گھٹ کر مر جائیں۔"

ہوا نے جھونکے کی شکل میں سر جُھکا کر کہا: کہ اللہ نے مجھ جیسی ہلکی پھلکی چیز کو یہ ہمّت اور قوّت عطا کی ہے کہ ہوائی جہاز کی صورت میں بوجھ اٹھا کر انسانوں کی خدمت کر سکوں۔ ہاں تمھیں وہ وقت تو یاد ہو گا کہ جب ہم دونوں بھاپ کی شکل میں ٹرین کا انجن چلایا کرتے تھے۔ اب بھی بہت سے کارخانوں میں ہم دونوں بھاپ بن کر یہ کام کرتے ہیں۔

دونوں بہن بھائی ایک دوسرے کی تعریف کرتے اڑتے چلے جا رہے تھے۔ اتنے میں بارش کے فرشتے نے بجلی کے کڑکے کے ذریعے بادلوں کو ہوا کے کاندھوں سے اُتار کر زمین پر بَرَسنے کا حکم دیا۔ درخت اور پودے خوشی سے جُھوم اُٹھے، موسم سُہانا ہو گیا۔ گرمی سے پریشان انسانوں اور حیوانوں نے سکون کا سانس لیا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

☆☆☆

سوال۱۔ دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) بادل کس طرح بنتے ہیں؟

(ب) بادل دور دور کیسے پہنچتے ہیں؟

(ج) پانی کن دو گیسوں سے مل کر بنتا ہے؟

(د) ہوا کی قوت سے کیا کام لیا جاتا ہے؟

(ہ) پانی کی قوت سے کیا کام لیا جاتا ہے؟

(و) پانی یا ہوا کے بارے میں دس جملے لکھیے۔

سوال۲۔ ان جملوں میں ”ہے“ کو ”ہو گا“ یا ہو گی میں تبدیل کیجیے:

جیسے: نسیمہ کپڑے سی رہی ہے / ہو گی۔

(الف) بچے کو بھوک لگی ہے۔

(ب) لڑکا کھیل رہا ہے۔

(ج) میں نے خط لکھ لیا ہے۔

(د) بارش ہو رہی ہے۔

سوال۳۔ لفظوں کی ترتیب درست کر کے لکھیے۔

☆ ہر جاندار لیتا سانس ہے۔ ☆ ہوتی ہوا پانی سے ہلکی ہے۔

☆ اللہ نے دی مجھے قوت ہے۔ ☆ دوسروں مدد کی کرو۔
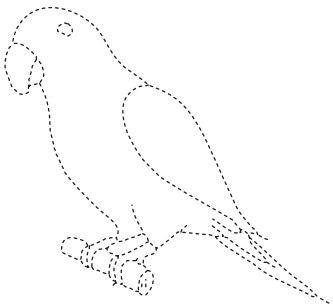
سوال۴۔ درست بیان کے سامنے (✓) کا نشان لگائیے۔

الف۔ بارش سے موسم خراب ہو جاتا ہے۔

ب۔ ہوا میں کوئی قوت نہیں ہوتی۔

ج۔ زندگی کے لئے ہوا، پانی، خوراک اور حرارت ضروری ہیں۔

د۔ ہوا کی وجہ سے سمندر میں لہریں اٹھتی ہیں۔

ہ۔ بادل پانی سے بنتے ہیں۔

و۔ ہوا پانی سے بھاری ہوتی ہے۔

سوال۵۔ خوش خط لکھیے: پن چکی۔ ہائیڈروجن۔ آکسیجن۔ مشینیں۔ ہوائی جہاز

سرگرمی: خاکہ مکمل کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ

بچّوں کو پانی ہوا، اور بادل کے فوائد اور زندہ رہنے کے لیے ان کی ضرورت سے آگاہ کیجیے۔ مظاہرِ فطرت اور آلودگی کے موضوع پر گفتگو کروائیے اور ڈرامے کی صورت میں ان سے رول پلے کروائیے۔

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ :-

۱۔ ایک جیسی آواز والے الفاظ سیکھیں گے۔

۲۔ ترنم اور لے سے پڑھیں گے۔

آؤ مل کر پیڑ لگائیں

کام ہے اچھا پیڑ لگانا
اور ان کو پروان چڑھانا

ملک کا یہ سرمایہ ہوں گے
دھوپ میں ٹھنڈا سایہ ہوں گے

پودوں سے جب پیڑ بنیں گے
خوب ہوا کو صاف کریں گے

ان سے پھل پائیں گے ہم
خوب مزے سے کھائیں گے ہم

لکڑی ان سے خوب ملے گی
جس سے ہر اک چیز بنے گی

آؤ مل کر پیڑ لگائیں
اپنی محنت کا پھل پائیں

سوال ۱۔ دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) شاعر نے درختوں کے بارے میں کیا کہا ہے؟

(ب) لکڑی سے بننے والی پانچ چیزوں کے نام لکھیے۔

(ج) درختوں پر لگنے والے پانچ پھلوں کے نام لکھیے۔

(د) درختوں کے فائدے بتائیں۔

سوال۲۔ ایک جیسی آواز والے الفاظ لکھیے۔

جیسے	لگانا۔	چڑھانا۔	اُگانا
پائیں	-----	-----	-----
پروان	-----	-----	-----
لکڑی	-----	-----	-----

سوال۳۔ خوش خط لکھیے: چڑھنا۔ پھوٹنا۔ گھنا۔ دہرانا۔ لگانا

سوال۴۔ خالی جگہ پر درست لفظ چن کر لکھیے۔

(الف) یہ ملک کا __________ ہوں گے۔ (سایہ۔ سرمایہ)

(ب) پیڑ ہوا کو __________ کرتے ہیں۔ (صاف۔ معاف)

(ج) __________ سے پیڑ بنتے ہیں۔ (سودے۔ پودے)

(د) سب کو اپنی __________ کا پھل ملتا ہے۔ (صحت۔ محنت)

سرگرمی: خاکہ مکمل کیجیے اور رنگ بھریے۔
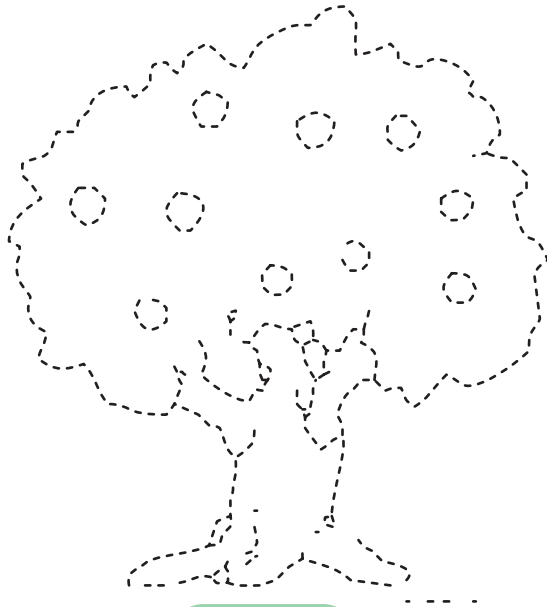
ہدایات برائے اساتذہ

۱۔ بچوں کو زیادہ سے زیادہ پودے اُگانے پر راغب کرنے کے لیے پودے اگانے کے فوائد بیان کیجیے۔ ۲۔ درختوں کے نہ ہونے کے نقصانات سے آگاہ کیجیے۔
۳۔ بچوں کو اس سلسلے میں زیادہ گفتگو کرنے کا موقع فراہم کیجیے۔

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ متن سے متعلق سوالات کے جواب دیں گے۔

۲۔ عبارت درست لب ولہجہ سے پڑھیں گے۔

۳۔ "میرا اسکول" کے عنوان پر دس جملے لکھیں گے۔

۴۔ رموزِ اوقاف میں سکتہ کا درست استعمال کریں گے۔

حسن علی آفندی

قوم اور ملک کی خدمت کرنے والوں کو لوگ کبھی نہیں بھولتے۔ ان کی یاد ہمیشہ قوم کے دل میں تازہ رہتی ہے۔ حسن علی آفندی بھی ایسے ہی لوگوں میں سے ایک ہیں۔ اُنھوں نے قوم اور ملک کی بڑی خدمت کی۔

حسن علی آفندی ۱۸۳۰ء میں حیدرآباد سندھ کے آخوند محلّے میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے عربی اور فارسی کی ابتدائی تعلیم گھر ہی پر حاصل کی۔ اس کے بعد انھیں مکتب میں داخل کیا گیا۔

مِیروں کی حکومت کے بعد سندھ میں انگریزوں کی حکومت قائم ہوئی۔ اس لیے حسن علی آفندی نے انگریزی زبان بھی سیکھی۔ اپنی اعلیٰ قابلیت کی وجہ سے وہ کراچی کی عدالت میں ملازم ہو گئے۔ عدالت میں ملازمت کرنے کی وجہ سے انھیں قوانین جاننے کا شوق ہوا۔ وہ جلد ہی قانون کے ایسے ماہر ہو گئے کہ قانون کا امتحان دیے بغیر ہی انھیں سرکاری وکیل مقرر کر دیا گیا۔

جب تُرکی اور یونان میں جنگ چِھڑی تو حسن علی آفندی نے ترکوں کی مدد کے لیے کئی بار چندہ جمع کر کے بھیجا۔ اس خدمت پر تُرکی کے خلیفہ نے انھیں "مجیدی تمغہ" اور "آفندی" کا خطاب عطا کیا۔ تُرکی زبان میں "آفندی" سردار کو کہتے ہیں۔

حسن علی آفندی کے زمانے میں سندھ کے مسلمان تعلیم میں بہت پیچھے تھے۔ انھوں نے مسلمانوں میں تعلیم عام کرنے کے لیے ایک ادارہ قائم کیا جس کی شاخیں پورے سندھ میں پھیل گئیں۔ کچھ عرصے بعد انھوں نے ایک شان دار مدرسہ تعمیر کرایا۔ اس مدرسے میں انگریزی اور دیگر مضامین بھی پڑھائے جاتے تھے۔ دینی تعلیم پر خاص توجہ دی جاتی تھی۔ سندھ کے دور دراز علاقوں سے آنے والے طلبہ کے ٹھہرنے کے لیے مدرسے کے ساتھ ایک ہاسٹل بھی تعمیر کرایا گیا۔ یہ مدرسہ "سندھ مدرسۃ الاسلام" کے نام سے کراچی میں آج بھی قائم ہے۔ پاکستان کے بانی قائداعظم محمد علی جناحؒ نے ابتدائی تعلیم اسی مدرسے میں حاصل کی تھی۔

خان بہادر حسن علی آفندی اب ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں لیکن ان کا قائم کیا ہوا یہ مدرسہ اب بھی علم کی خدمت کر رہا ہے۔ حکومت نے اسے یونی ورسٹی کا درجہ دے دیا ہے اور اب یہ ادارہ سندھ مدرسۃ الاسلام یونی ورسٹی کے نام سے پہچانا جاتا ہے حسن علی آفندی نے ۲۰ اگست ۱۸۹۵ء کو وفات پائی۔ ان کا مقبرہ آفندی ٹاؤن حیدرآباد میں ہے۔

☆☆☆

مشق

سوال ۱۔ دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) حسن علی آفندی کہاں پیدا ہوئے؟

(ب) حسن علی آفندی نے سندھ مدرسۃ الاسلام کیوں قائم کیا؟

(ج) حسن علی آفندی نے ہاسٹل کیوں قائم کیا؟

(د) حسن علی کو کیا خطاب ملا؟

(ہ) آفندی کا کیا مطلب ہے؟

(و) حسن علی آفندی نے کب وفات پائی؟

سوال ۲۔ درست الفاظ چُن کر خالی جگہوں میں لکھیں:

(مجیدی تغمہ - بانی - ماہر - دور دراز - قائم)

(الف) حسن علی آفندی جلد ہی قانون کے .... ہو گئے۔

(ب) حسن علی آفندی نے سندھ مدرسۃ الاسلام .... کیا۔

(ج) پاکستان کے .... قائداعظم محمد علی جناحؒ نے سندھ مدرسۃ الاسلام میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔

(د) سندھ کے .... کے علاقوں کے شاگردوں کے لیے ایک ہاسٹل قائم کیا گیا۔

(ہ) حسن علی آفندی کو ترکی کی حکومت نے .... عطا کیا۔

سوال ۳۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

(الف) حسن علی آفندی نے قوم کی بڑی (عزت، خدمت، شہرت) کی۔

(ب) میروں کی حکومت کے بعد سندھ میں (بلوچوں۔ انگریزوں۔ مغلوں) کی حکومت قائم ہوئی۔

(ج) آفندی (ترکی۔ فارسی۔ عربی) زبان کا لفظ ہے۔

(د) حسن علی آفندی (نوابشاہ۔ حیدرآباد۔ کراچی) میں پیدا ہوئے۔

(ہ) حسن علی آفندی نے (گھر پر۔ اسکول میں۔ کالج میں) تعلیم حاصل کی۔

سوال ۴۔ درج ذیل جملوں میں سکتہ کی علامت لگائیے۔

(الف) حسن علی آفندی عربی فارسی سندھی اور انگریزی زبانیں جانتے تھے۔

(ب) سلیم کمار جوزف اور خمیسو آپس میں دوست ہیں۔

(ج) باغ میں آم انار جامن اور پیپل کے درخت ہیں۔

سرگرمی: خاکہ مکمل کیجیے اور رنگ بھریے۔
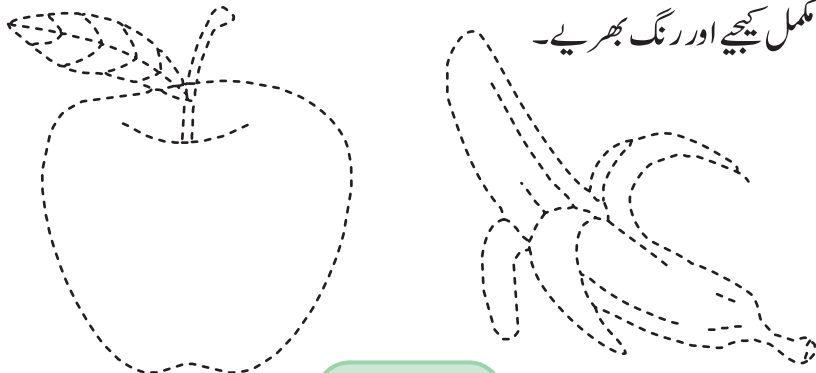
ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ کو دورانِ سبق پڑھنے میں دُرست تلفظ، لب و لہجے پر خصوصی توجہ دیجیے۔
نیز رموز و اوقاف اور سکتہ لگانے میں بھی رہنمائی کیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:۔

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:۔

۱۔ مترادف الفاظ کی پہچان کریں گے۔

۲۔ ایک لفظ سے مزید الفاظ بنائیں گے۔

۳۔ ذرائع ابلاغ کے بارے میں بتائیں گے۔

یومِ آزادی

ہمارے اسکول میں یومِ آزادی کا جلسہ ہونا تھا۔ ہم سب اس کے اِنتظامات کے سلسلے میں بہت مصروف تھے۔ جلسے کو کامیاب بنانے کے لیے مختلف کمیٹیاں بنائی گئی تھیں۔ دعوت نامے پہنچانے کا کام ہماری کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا۔

سب سے پہلے ہم نے ماسٹر صاحب کی مدد سے مہمانوں کی فہرست تیار کی۔ اس کے بعد اکثر والدین کے دعوت نامے طَلَبہ کے ذریعے سے بھجوا دیے۔ مہمانِ خصوصی کا دعوت نامہ ہمارے استاد صاحب نے پہنچایا۔ کچھ لوگوں کو ہم نے ٹیلی فون پر دعوت دی۔ کچھ کو تار کے ذریعے اطلاع دی گئی۔ جن لوگوں کے پاس "فیکس" جیسی جدید مشینیں تھیں، انھیں فیکس کر دیے گئے۔ اس طرح انھیں اَصل دعوت نامے کی کاپی اسی وقت مل گئی۔ کچھ مہمانوں کو ہمارے ماسٹر صاحب نے کمپیوٹر پر دعوت نامے کمپوز کر کے "ای میل" کے ذریعے دعوت دے دی۔

ہیڈ ماسٹر صاحب نے اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن والوں کو خط بھیج کر درخواست کی کہ وہ جلسے میں شرکت کریں اور جلسے کی خبَر نَشر کریں۔

چودہ اگست کو ٹھیک ۸ بجے صُبح جلسہ شروع ہوا۔ جلسے کا آغاز کلامِ پاک کی تِلاوت سے کیا گیا۔ پھر طلبہ نے حمد، نعت ، ملی نغمے اور قومی ترانہ پیش کیا" آزادی بہت بڑی نعمت ہے" کے موضوع پر تقریری مقابلہ ہوا۔ ایک شاگرد نے قائدِ اعظمؒ کے اقوال پیش کیے۔ چند طلبہ نے عَلامہ اِقبالؒ کی ایک نظم پر ٹیبلو بھی پیش کیا۔ اس کے بعد ذہنی آزمائش کا مُقابَلہ ہوا۔ ان مقابلوں میں طَلَبہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس دوران ریڈیو اور ٹیلی ویژن والوں نے اس پروگرام کو ریکارڈ کیا۔ اخبار والوں نے تصویریں اُتاریں اور جلسے کی خاص خاص باتیں لکھیں۔

آخر میں مہمانِ خُصوصی نے اپنی تقریر میں آزادی کی اہمیت بیان کی۔ ساتھ ہی انھوں نے طَلَبہ اور

اساتِذہ کو اتنا اچّھا پروگرام پیش کرنے پر مبارک باد دی اور مقابلہ جیتنے والے طَلَبہ میں انعامات تقسیم کیے۔

جلسے کے بعد ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحب نے جلسے کی کامیابی پر اسکول کے اساتذہ اور طلبہ کی کوششوں کو سراہا۔ انھوں نے ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبار والوں کے تعاوُن کا بھی شکریہ ادا کیا۔ تمام مہمانوں نے رخصت ہوتے وقت ہیڈ ماسٹر صاحب سے اس پروگرام کی تعریف کی۔

دوسرے دن ٹی وی اور ریڈیو پر ہمارے یومِ آزادی کے جلسے کی خبریں نشَر کی گئیں اور مختلف اخبارات میں جلسے کی خبریں اور تصویریں شایع ہوئیں۔

سوال ا۔ دیے گئے سوالات کے جواب لکھیے۔

(الف) لوگوں کو جلسے کی اطلاع کس کس طرح دی گئی؟

(ب) جلسے کا باقاعدہ آغاز کس طرح کیا گیا؟

(ج) جلسے کی تصویریں کہاں شایع ہوئیں؟

(د) جلسے میں کن کن اداروں کے لوگ شریک ہوئے؟

(ہ) جلسے میں کیا کیا پروگرام پیش کیے گئے؟

سوال ۲۔ خالی جگہوں میں درست الفاظ چُن کر لکھیے: (دعوت نامے-اِی میل-انعامات-ریکارڈ-ٹیبلو)

(الف) کچھ مہمانوں کو دعوت .... کے ذریعے دی گئی۔

(ب) چند طلبہ نے علامہ اقبال کی ایک نظم پر .... پیش کیا۔

(ج) ریڈیو اور ٹیلی ویژن والوں نے پروگرام کو .... کیا۔

(د) مہمانِ خصوصی نے .... تقسیم کیے۔

(ہ) کچھ لوگوں کو فیکس کے ذریعے .... بھیجے گئے۔

سوال ۳۔ الفاظ اور معانی کے جوڑے بنائیے: جیسے: اطلاع / خبر

الفاظ	معانی
آغاز	ماں باپ
گزارش	شروع
طلبہ	عرض کرنا
والدین	بہت سے طالب علم

سوال ۴۔ خوش خط لکھیے: ریڈیو-ٹیلی ویژن-انتظامات-فیکس-ای میل

☆ جہاں جملہ ختم ہو وہاں یہ نشان (۔) لگایا جاتا ہے۔ اسے "ختمہ" کہتے ہیں۔

مثال: اسکول میں جلسہ ہوا تھا۔ ہم سب اس کی تیّاری کر رہے تھے۔ لوگوں کو دعوت نامے بھیجے گئے۔

آپ اس عبارت میں ختمہ کے نشان لگائیے:

ہم عصر کی نماز کی بعد کھیل کے میدان میں پہنچے مغرب سے پہلے کھیل ختم کیا پھر مسجد میں نماز پڑھ کر گھر آئے کھانا کھا کر ہم سو گئے

سرگرمی خاکہ میں رنگ بھریے۔

ہدایات برائے اساتذہ

بچّوں کو مواصلات کے نظام سے اپنی گفتگو کے ذریعے رُوشناس کروائیے۔ خبر رسانی اور آمد و رفت کے تمام ذرائع سے آگاہ کریں۔ چارٹ بنوائیے۔ نمونے دکھائیے اور بچّوں کو مواصلات کے ذرائع پر گفتگو کرنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:-

۱۔ نظم تحت اللفظ پڑھیں گے۔

۲۔ اپنے پسندیدہ شعر کو خوش خط لکھیں گے۔

۳۔ نظم میں شامل ہم آواز الفاظ چن کر لکھیں گے۔

۴۔ اس کا مفہوم جماعت میں بیان کریں گے۔

سچ کہو

سچ کہو، سچ کہو، ہمیشہ سچ
ہے بھلے مانسوں کا پیشہ سچ

سچ کہو گے تو تم رہو گے عزیز
سچ تو یہ ہے کہ سچ ہے اچھی چیز

سچ کہو گے تو تم رہو گے شاد
فکر سے پاک رنج سے آزاد

سچ کہو گے تو تم رہو گے دلیر
جیسے ڈرتا نہیں دلاور شیر

سچ سے رہتی ہے تقویّت دل کو
سہل کرتا ہے سخت مشکل کو

سچ ہے سارے معاملوں کی جان
سچ سے رہتا ہے دل کو اطمینان

سچ کہو گے تو دل رہے گا صاف
سچ کرادے گا سب قصور معاف

جھوٹ کی بھول کر نہ ڈالو خُو
جھوٹ ذلّت کی بات ہے اَخ تُھو!!

(محمد اسمٰعیل میرٹھی)

مشق

دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

سوال۱- سچ بولنے کی چار خوبیاں لکھیے ۔

سوال۲- جھوٹ بولنے کی چار خرابیاں لکھیے۔

سوال۳- ان الفاظ کے اُلٹ لکھیے : سچ - بوڑھا - سہل - آسمان - دِن

سوال۴- ایک جیسی آواز والے الفاظ لکھیے۔ جیسے :- صاف - معاف

عزیز - دلیر - والا - دل - شاد

سوال۵- ان الفاظ کی جمع لکھیے: چیز - معاملہ - سچّا - فائدہ - بچّہ

سوال۶- ان مصرعوں کو نثر میں لکھیں۔

جیسے: سچ سے رہتا ہے دل کو اطمینان — دل کو سچ سے اطمینان رہتا ہے۔

سچ کہو گے تو دل رہے گا صاف — ....

سہل کرتا ہے سخت مشکل کو — ....

سوال۷- نظم کو زبانی یاد کریں اور جماعت کے سامنے کھڑے ہو کر دو دو شعر سنائیں۔

سوال۸- لفظوں کو معنی سے ملایئے:-

بھلے مانس	آسان
شاد	عادت
سہل	دکھ
خو	خوش
رنج	اچھے لوگ

سوال ۹ - درست جوابات پر (✓) کا نشان لگایئے۔

(الف) اس نظم سے پتا چلتا ہے کہ سچائی ہے: (خوبی۔ خوشی۔ عادت)

(ب) سچ بولنے والا رہتا ہے: (پریشان۔ خوش۔ خوف زدہ)

(ج) سچ پر چلنے والے کو سب کرتے ہیں: (معاف۔ ناراض۔ پسند)

(د) سچ دل میں پیدا کرتا ہے: (طاقت۔ محبت۔ خدمت)

(ہ) لفظ "سہل" کے معنی ہیں: (مشکل۔ آسان۔ سخت)

(ز) "بھلے مانسوں کا پیشہ" کا مطلب اچھے لوگوں کا: (نام۔ کام۔ پیغام)

(و) اس نظم میں کل اشعار ہیں: (آٹھ۔ سولہ۔ چار۔)

(ی) "جھوٹ کی بھول کر نہ ڈالو خو" کا مطلب ہے:

(بھول کر جھوٹ بول سکتے ہیں۔ جھوٹ سے انسان بھول جاتے ہیں۔ بھول کر بھی جھوٹ بولنے کی عادت نہ ڈالو)

سرگرمی خاکہ مکمل کریں:
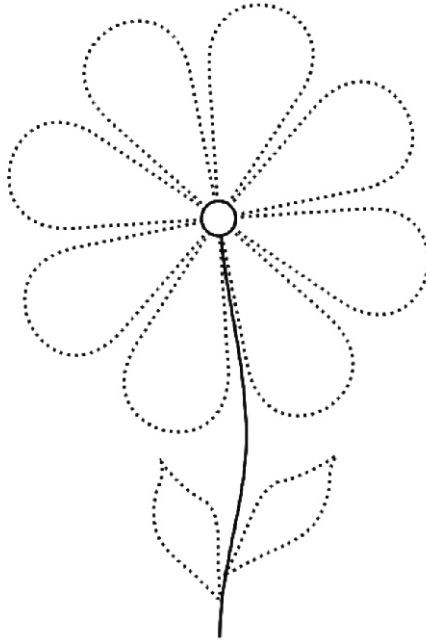
ہدایات برائے اساتذہ

خوش الحانی سے درست تلفظ اور ترنم سے بچوں کے سامنے نظم خوانی کیجیے۔ جہاں ضروری ہو نئے الفاظ کی وضاحت کیجیے۔ نیز اچھی عادات کے چارٹس بنوا کر کلاس میں لگائیے۔

حاصلاتِ تعلّم:
اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:۔
ا۔ سبق سے متعلق سوالوں کے جواب دیں گے۔
۲۔ واحد / جمع اور متضاد الفاظ بنائیں گے۔
۳۔ تذکیر و تانیث اور نئے الفاظ کے جملے بنائیں گے۔
۴۔ سبق کے موضوع پر اظہارِ خیال کریں گے۔

اچھّے بچّے

(ابّو آئینے میں دیکھ کر اپنی واسکٹ درست کر رہے ہیں۔ سعید، علی، فریال اور نجمہ بیگ میں کپڑے ڈال رہے ہیں۔)

ابّو : بچو! میں بالکل تیار ہوں تم لوگ بھی جلدی کر لو۔

اختر: ابھی آئے ابّو! سب تیاری پوری ہو گئی۔

(سعید نے بڑا بیگ اُٹھایا۔ فریال اور نجمہ نے بھی چھوٹے چھوٹے بیگ ہاتھ میں لیے اور ابّو کے کمرے میں آ گئے۔ ابّو نے اُن کی تیاری مکمل دیکھی تو بولے۔)

ابّو: اختر! تم جلدی سے رکشا لے آؤ۔ ریلوے اسٹیشن جانے کے لیے۔

کچھ دیر بعد اختر رکشے میں بیٹھا وہاں آ گیا۔ سب نے سامان رکشے میں رکھا اور بیٹھ گئے۔ رکشے والے نے رکشا چلا دیا۔ (دس منٹ کے سفر کے بعد وہ ریلوے اسٹیشن پہنچ گئے۔ ابّو نے ۱۰۰ کا نوٹ رکشے والے کو کرایہ دیا اور سب کو لے کر پلیٹ فارم پر گئے۔)

سعید: ابّو! یہاں پر کتنی رونق ہے۔

ابّو: بیٹا! یہاں سے لوگ سفر کر کے اپنی اپنی منزل کی جانب روانہ ہوتے ہیں۔ اس لیے یہاں دن رات میلا لگا رہتا ہے۔

نجمہ: ابھی تو ٹرین کے سفر میں اور بھی مزا آئے گا۔

(سعید نے چلتے چلتے کیلا کھایا اور اس کا چھلکا بیچ سڑک پر پھینک دیا۔ اس کے ابو نے اس کی یہ حرکت دیکھ لی۔)

ابّو: ارے بیٹا! یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ کیلے کا چھلکا لوگوں کے لیے بڑی زحمت بن جاتا ہے۔ ایسا کبھی نہ کرنا۔

اختر: میں شرمندہ ہوں ابو جان!

(یہ کہہ کر اُس نے جلدی سے بیچ میں پھینکا گیا چھلکا اُٹھا کر دور رکھے ایک کوڑے دان میں ڈال دیا۔)

ابّو: آؤ! ہمارا ڈبہ نظر آ گیا ہے۔ اپنی سیٹوں پر چل کر بیٹھیں (وہ سب اپنے ابو کے ساتھ ریل گاڑی کے اُس ڈبے میں بیٹھ گئے جس میں ان کی سیٹیں تھیں)۔ کچھ دیر بعد ٹرین چل پڑی۔ کھاتے پیتے باتیں کرتے اُن کا سفر ختم ہوا۔

(دادی جان کا گھر۔ ان کا رکشا وہاں آ کر رکتا ہے۔)

ابّو: السلّام علیکم امّی جان!

(سب بچے بلند آواز میں کہتے ہیں) السلّام علیکم دادی جان!

دادی: وعلیکم السلّام میرے بچّو!

(دادی۔ ابو کے سر پر ہاتھ پھیرتی ہیں۔)

(دادی، عشا کی نماز کے بعد بچوں کو ساتھ لے کر بیٹھیں۔ بچوں کو اُمید تھی کہ دادی اُنھیں کہانیاں سنائیں گی۔)

دادی: کہانیاں تو تم ہر بار سُنتے ہو۔ اس بار ہم کچھ اچھی باتیں سیکھتے ہیں جن پر عمل کر کے ہر بچّہ، اچھا بچہ بن سکتا ہے۔

فریال: ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔

دادی اماں: اچھا یہ بتاؤ کہ جھوٹ بولنا کیسا عمل ہے؟

سعید: جھوٹ بولنا بہت بری عادت ہے۔ اس کے بہت نقصانات ہیں۔

اختر: دادی! ایک جھوٹ چھپانے کے لیے کئی جھوٹ بولنا پڑتے ہیں۔

نجمہ: دادی! یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔

دادی امّاں: اچھا سوال کیا تم نے! بات یہ ہے کہ جھوٹ کبھی نہ کبھی کُھل کر رہتا ہے اور جھوٹا آدمی رُسوا ہوتا ہے۔

سعید: آپ نے ٹھیک کہا دادی!

دادی: اب میں آپ کو ایک اور بات بتاتی ہوں۔

فریال: جی بتایئے!

دادی: جینے کا ایک ضروری اصول ہے کہ ہم ہر ایک کے ساتھ اچھا سلوک کریں کسی کا دل نہ دکھائیں اور ایک دوسرے کے کام آئیں۔

سعید: مگر کوئی ہمارے ساتھ برا سلوک کرے تو۔۔۔۔!

دادی: پھر بھی ہمیں اُس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ اچھّوں کے ساتھ تو سب ہی اچھّائی کرتے ہیں۔ اصل لطف تو بروں کے ساتھ اچھائی کرنا ہے۔

اختر: واہ دادی! آپ نے یہ بہت اچھی بات بتائی۔

فریال: دادی! میں اپنی دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتی ہوں۔ انھیں اپنے جیب خرچ میں سے چیزیں بھی کھلا دیتی ہوں، مگر وہ ایسا نہیں کرتیں۔

دادی: بیٹا! اچھے کام کے بدلے کی اُمید رکھنا بے کار ہے۔ آپ کے اچھے کام کا اجر اللہ آپ کو ضرور دے گا۔ آپ کی دوستوں کو بھی ضرور سمجھ آئے گی۔

دادی: بیٹا! غصّے کو ضبط کرنا بہادری کی علامت ہے۔ ہمیں ایسا کوئی عمل نہیں کرنا چاہیے جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ناراض ہوں۔

نجمہ: آپ نے ٹھیک کہا دادی!

دادی: تو بچو! وعدہ کرو کہ جھوٹ، چغلی اور لڑائی جھگڑا چھوڑ کر آپ اچھے بچے بن کر دکھائیں گے۔

سعید: جی ضرور!

اختر: اِن شاءاللہ!

نجمہ: میں پوری کوشش کروں گی۔

فریال: میں وعدہ کرتی ہوں۔

(دادی بہت خوش ہوئیں۔ انھوں نے بچّوں کو سُلا دیا۔ جب وہ گھر واپس جانے لگے تو دادی نے چاروں بچّوں کو سو سو روپے انعام میں دیے اور ڈھیروں دعائیں دے کر رخصت کیا۔

☆☆☆

سوال ا۔ دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) دادی جان نے کون سی نماز پڑھی؟

(ب) جھوٹ بولنے سے کیا ہوتا ہے؟

(ج) نجمہ غصے میں کیا ہو جاتی تھی؟

(د) ہمیں بڑوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

(ہ) وہ دادی کے گھر کس ذریعے سے پہنچے؟

سوال ۲۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیے:

الفاظ	جمع	الفاظ	جمع
آواز		پیارا	
بات		کیلا	
دُعا		چھلکا	

سوال ۳۔ درج ذیل الفاظ کو خوش خط لکھیے:

جھوٹ۔ ٹرین۔ رونق۔ دادی جان

سوال ۴۔ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

شوق۔ اجازت۔ پیار۔ نظر۔ برائی

سوال ۵۔ مذکر الفاظ کے مونث لکھیے۔ ایک مثال دی گئی ہے۔

	مذکر	مونث
جیسے:	ابّو	امّی
(الف)	اُستاد	
(ب)	ماموں	
(ج)	بوڑھا	
(د)	ہمسایہ	

سوال۶۔ کوئی بھی پانچ اچھّے کام لکھیے۔

جیسے	جھوٹ نہ بولا جائے۔
(الف)	
(ب)	
(ج)	
(د)	
(ہ)	

سوال۷۔ یہ جملہ غور سے پڑھیے:

"ہر ایک کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ کسی کا دل نہ دکھائیں"۔

بتائیں کہ "دل نہ دکھانے" کا کیا مطلب ہے؟

سوال۸۔ دیے گئے الفاظ کو اُن کے متضاد (اُلٹ) سے ملایئے۔ ایک مثال دی گئی ہے۔

الفاظ	متضاد
انسان	شور
داخل	ناکام
خاموشی	خارج
کامیاب	بتانا
اُونچی	حیوان
پوچھنا	نیچی

سوال۹۔ سبق کو سامنے رکھتے ہوئے درست لفظ کی مدد سے خالی جگہ پر کیجیے:

(الف) نجمہ کو بہت جلد __________ آجاتا تھا۔ (پیار۔غصہ)

(ب) ریلوے اسٹیشن پر __________ میلا لگا رہتا ہے۔ (دن رات۔روز روز)

(ج) دادی جان نے ابو کے __________ پر ہاتھ پھیرا۔ (سر۔مُنہ)

(د) ایک جھوٹ چھپانے کے لیے کئی __________ بولنا پڑتے ہیں۔ (جھوٹ۔سچ)

(ہ) __________ کے سامنے کبھی اُونچی آواز میں نہ بولیں۔ (ماں باپ۔دوستوں)

سرگرمی خاکہ مکمل کیجیے:

ہدایات برائے اساتذہ

بچّوں میں اچّھی عادتیں پیدا کرنے اور ناپسندیدہ عادات کو چھوڑنے کے لیے اپنی گفتگو کے ذریعے مثالیں دے کر انھیں آمادہ کیجیے۔

بچّوں کو اس موضوع پر کھل کر مباحثہ کرنے کا موقع کیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:۔

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:۔

۱۔ آہنگ اور لے سے پڑھ کر مناظر سے لطف اندوز ہوں گے۔
۲۔ ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ہو گا۔
۳۔ نظم کا مرکزی خیال بیان کریں گے۔
۴۔ اچھی عادتوں کا ذکر کریں گے۔

صُبح سویرے اُٹھنا

سویرے جو کل آنکھ میری کھلی - عجب تھی بہار اور عجب سیر تھی
یہی جی میں آئی کہ باہر نکل - ٹہلتا ٹہلتا ذرا باغ چل
چھڑی ہاتھ میں لے کے گھر سے چلا - اور اک باغ کا سیدھا رستہ لیا
وہاں اور ہی جاکے دیکھی بہار - درختوں کی تھی ہر طرف اِک قطار
کہیں ہے چنبیلی کہیں موتیا - گلاب اور گیندا کہیں ہے کھلا
کھلے پھول ہیں اس قدر جا بجا - کہ خوشبو سے ہے باغ مہکا ہوا
ہر اک پھول کا اک نیا رنگ ہے - ہر اِک پیڑ کا اِک نیا ڈھنگ ہے
سویرے ہی اٹھے گا جو آدمی - رہے گا وہ دن بھر ہنسی اور خوشی
نہ آئے گی سستی کبھی نام کو - کرے گا خوشی سے ہراک کام کو

رہے گا وہ بیماریوں سے بچا
یہ ہے سو دواؤں سے بڑھ کر دوا

(مولوی شفیع الدین نیرؒ)

مشق

سوال ا۔ دیے گئے سوالات کے جواب لکھیے۔

(الف) بچّے نے آنکھ کھلنے پر کیا دیکھا؟

(ب) بچہ کہاں گیا؟

(ج) بچّے نے باغ میں کیا کیا دیکھا؟

(د) کیا تمام پھول ایک جیسے تھے؟

(ہ) صبح سویرے اُٹھنے کے کیا فائدے ہیں؟

(و) سویرے اُٹھنے کو دوا کیوں کہا گیا ہے؟

سوال ۲۔ الفاظ کو معانیٰ سے ملایئے:

الفاظ	معانی
جابجا	ہر جگہ
ڈھنگ	بہت زیادہ
رستہ لیا	ارادہ کیا
قطار	لائن
اس قدر	انداز

سوال ۳۔ ان الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیے:

سویرے۔چلا۔خوش بو۔خوشی۔ہنسی

سوال ۴۔ الفاظ کی جمع امالہ کے لحاظ سے بنائیں:

جیسے: گھوڑا ۔ گھوڑے

پودا۔گملا۔جملہ۔پتّا۔ہرا

سوال ۵۔ خالی جگہوں پر "گا" "گی" اور "گے" لگائیے:

☆ ہم صبح سویرے اٹھیں ....

☆ احمد میرے ساتھ جائے..................

☆ ہم وہاں پھول دیکھیں گے لیکن توڑیں.................. نہیں۔

☆ وہاں ٹھنڈی ہوا ہو..................

سرگرمی منظر پہچانیے اور نام لکھیے۔

____

ہدایات برائے اساتذہ

۱۔ بچوں کو صبح سویرے اٹھنے کی اہمیت اور افادیت سے آگاہ کیجیے۔

۲۔ صبح کی سیر کس قدر ضروری ہے۔ اس کے بارے میں بتائیے۔

حاصلاتِ تعلّم:۔

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ شہروں کے نام لکھیں گے۔
۲۔ سبق سے حاصل ہونے والے نتائج بیان کریں گے۔
۳۔ از خود پڑھنے اور لکھنے کی جانب راغب ہوں گے۔
۴۔ خط کا احوال اپنے ساتھیوں کو سنائیں گے۔

خط

کراچی
۲ / جنوری ۲۰۲۰

پیارے دوست عدیل!

اَلسَّلامُ عَلَیکُم!
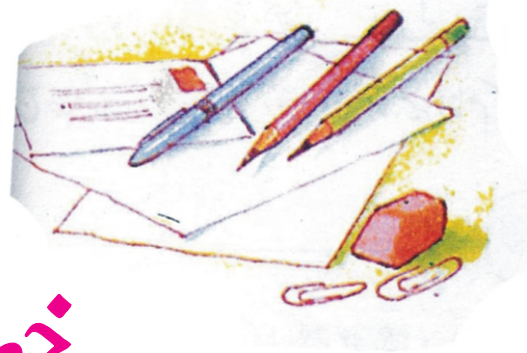
میں یہاں پر خیریت سے ہوں اور اُمید ہے کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے۔ پچھلے دنوں آپ حیدرآباد آئے تھے لیکن ہماری ملاقات نہ ہو سکی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم لوگ صوبہ سندھ کے ضلع تھرپارکر کے دورے پر گئے ہوئے تھے۔ تمھیں شاید علم ہو کہ اِن دنوں یہ علاقہ شدید قحط سالی کا شکار ہے۔ یہ خُشک اور ریتیلا علاقہ ہے۔ یہاں بارشیں بہت کم پڑتی ہیں۔ یہاں تھر کے رہنے والے بہت غریب اور بے یار و مددگار ہیں۔ ہمارے اسکول کے پرنسپل صاحب خدا ترس انسان ہیں۔ انھیں جب تھر کے قحط کی خبر ملی تو ان کی جانب سے یہ پروگرام ترتیب دیا گیا کہ اِن علاقوں میں جا کر لوگوں کی حالت کا نہ صرف جائزہ لیا جائے بلکہ ضرورت مند افراد کی مدد بھی کی جائے۔

پیارے دوست! اسی جذبے کے ساتھ ہم لوگ تھرپارکر کے متاثرہ علاقوں میں پہنچے۔ ہم لوگ اکثر تفریح کرنے نکلتے ہیں، کبھی پارکوں میں اور کبھی مری اور سوات کی وادیوں میں گھومنے نکل جاتے ہیں۔ ہمارے اسکول کی جانب سے یہ انوکھا پروگرام تھا۔ ہم نے پورا دن ان غریب لوگوں کے ساتھ گزارا۔ اسکول کے جو طلبہ اچھّی حیثیت کے حامل تھے، وہ اپنے والدین کی طرف سے رقم، کھانے پینے کی چیزیں اور کپڑے وغیرہ لے کر چلے تھے۔ ہم نے وہاں جاکر متاثرین سے ملاقات کی۔ جو تحائف لے کر گئے تھے، وہ ان میں تقسیم کر دیے اور ان سے دلی دکھ کا اظہار بھی کیا۔ وہ لوگ ہماری ان باتوں سے بے حد خوش ہوئے۔

اسکول کے پرنسپل نے بتایا کہ ہمارا دین غریب لوگوں اور پریشان حال افرد کی مدد کرنے پر بے حد زور دیتا ہے۔ قرآن میں جگہ جگہ بھوکے لوگوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب دی گئی ہے اور یہ کسی خاص قومیت یا فرقے کے لیے نہیں بلکہ تمام انسانیت کے لیے ہے۔ انھوں نے سمجھایا کہ انسانیت کے ساتھ ہم دردی اور غم گُساری کی تعلیم مذہبِ اسلام کی خاص تعلیم ہے۔

میری سمجھ میں تو یہ باتیں خاصی حد تک آ گئیں، اس کے بعد جب میں واپس حیدرآباد آیا تو میرا ذہن اسی بات کی طرف لگا رہا۔ میں نے اپنے والد سے بات کی تو انھوں نے مجھ سے اتفاق کیا۔ ایک روز ہم شہر کے مضافات میں ایک غریب بستی گئے اور وہاں اپنی حیثیت کے مطابق دو گھرانوں کی مدد کر کے آئے۔ اس کام کی جتنی خوشی مجھے حاصل ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔

آپ بھی ایک کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کو خط لکھنے کا مقصد یہی ہے کہ اگر دل چسپی لیں تو آپ بھی ایسے غریب اور ضرورت مند افراد تک پہنچ سکتے ہیں اور اپنے والد محترم سے کہہ کر ان کی مدد کا کوئی انتظام کر سکتے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ میری بات پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

تمھارا مخلص دوست

مصعب بیگ

☆☆☆

مشق

سوال ۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(ا) خالد کس علاقے میں گیا؟

(ب) کس کے کہنے پر کلاس دورے پر گئی؟

(ج) غریبوں کی مدد کے لیے کس نے سامان دیا؟

(د) خالد کا دوست کہاں پہنچا تھا؟

(ہ) خالد اپنے ابّو کے ساتھ کہاں گیا؟

سوال ۲۔ خالی جگہوں میں دُرست الفاظ لکھیے:

(ا) آپ میری بات پر ------ کرنے کی کوشش کریں گے۔

(ب) اسکول کے ------------ بھی ہمارے ساتھ تھے۔

(ج) یہاں پر -------------- بہت کم پڑتی ہیں۔

(د) ہم نے پورا دن ان -------- لوگوں کے ساتھ گزارا۔

(ہ) یہ خُشک اور ------------- علاقہ ہے۔

سوال ۳۔ دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

غریب۔ پرنسپل۔ اسلام۔ دوست۔ مدد

سوال۴۔ آپ بھی اپنے دوست کو خط لکھیے جس میں اسے وقت پر اسکول جانے کی اہمیت بتائیں۔

سوال۵۔ دُرست بیان پر (✓) نشان لگائیے۔

(الف) اپنے بھائیوں کی مدد کرنی چاہیے۔

(ب) بھوکوں کو مار بھگانا چاہیے۔

(ج) سب دوست کوئٹہ کی سیر کے لیے گئے۔

(د) پرنسپل خدا ترس انسان تھے۔

(ہ) انھوں نے متاثرین کی مدد نہیں کی۔

(و) حیدرآباد آکر وہ اپنے بھائی کو لے کر غریب بستی میں گیا۔

سوال۶۔ جملوں کی ترتیب درست کیجیے۔

(ا) گھر میرے آپ تشریف حیدرآباد تھے لائے۔

(ب) بستی میں جا مدد کریں آپ کسی کر۔

(ج) نیند آ مجھے رہی نہیں۔

(د) تھے بے حد خدا ترس صاحب پرنسپل انسان۔

سرگرمی: خاکہ مکمل کیجیے:
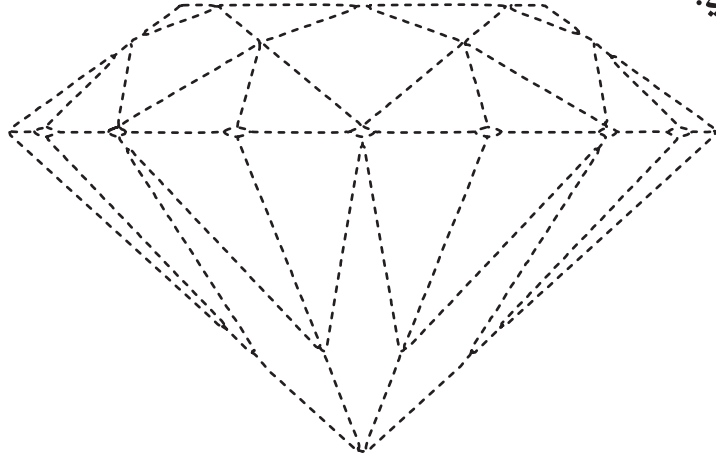
ہدایات برائے اساتذہ

بچّوں سے خط کے نمونے لکھوائیے۔ عبارت نہایت آسان اور مختصر ہو۔ ایک بچّہ ڈاکیا بنے اور اپنے ساتھیوں کو خط پہنچائے۔ دوسرے بچّے کو ڈاک خانے کا افسر بنایا جائے اور وہ خط لکھنے کے فائدے بیان کرے۔

حاصلاتِ تعلّم:۔

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ :

۱۔ اس میں شامل اشیا اور موسموں کے بارے میں بیان کریں گے۔

۲۔ امالہ کے لحاظ سے لفظوں کو جملوں میں استعمال کریں گے۔

۳۔ زمانے کے اعتبار سے جملوں کو تبدیل کریں گے۔

سورج نہ ہوتا تو

دادی آج امین اور بلال کو سورج کی کہانی سُنا رہی ہیں۔ وہ دونوں بہت خوش ہیں۔ دادی نے کہانی شروع کرتے ہوئے کہا: بچّو! اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت سورج ہے۔ سورج نہ ہوتا تو دنیا میں روشنی ہوتی نہ حرارت۔ گھُپ اندھیرا ہوتا۔ اتنی سخت سردی پڑتی کہ کوئی بھی جاندار زندہ نہ رہتا۔ سورج کی حرارت ہی سے فصلیں اُگتی ہیں۔ اناج پکتے ہیں۔ رنگ رنگ کے پھول کھلتے ہیں اور مزے مزے کے پھل پک کر تیار ہوتے ہیں۔ امین بیچ میں بولا: ”لیکن دادی! ہمارے ماسٹر صاحب نے تو یہ بتایا تھا کہ کھیتوں کو اگر پانی نہ دیا جائے تو اناج، سبزیاں، پھل کچھ بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔

دادی: آپ کے ماسٹر صاحب نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔ یہ پانی بھی تو سورج ہی کی گرمی سے حاصل ہوتا ہے۔ سورج کی گرم شعاعیں جب سمندر پر پڑتی ہیں تو سمندر کا پانی بھاپ بن کر اوپر کو اُٹھتا ہے اور بادل بن جاتا ہے۔ ان بادلوں سے بارش ہوتی ہے۔

امین: دادی! سورج کی حرارت کیا صرف فصلوں ہی کے لیے ضروری ہے؟

دادی: نہیں بیٹا! ایسا نہیں ہے بلکہ انسان ہو یا حیوان، پرندے ہوں یا پیڑ پودے، سورج کی حرارت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ سورج ہی کی شعاعوں سے پہاڑوں پر جمی ہوئی برف پگھل کر پانی بن جاتی ہے۔ یہ پانی بہہ کر دریاؤں میں آجاتا ہے۔ اس پانی سے انسان، حیوان اور نباتات سب کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔

بلال: دادی! دھوپ سے کیا کیا کام لیے جاتے ہیں؟

دادی: دھوپ سے بہت سے کام لیے جاتے ہیں۔ سورج کی تیز شعاعوں سے ٹنکیوں میں بھرا ہوا پانی خوب گرم ہو جاتا ہے۔ اس گرم پانی اور اس کی بھاپ سے بہت سے کام لیے جاتے ہیں۔

امین: دادی! کیا سورج میں بہت زیادہ گرمی ہے جو اتنی دور زمین تک اس کی حرارت پہنچ جاتی ہے؟

دادی: ہاں، یہی تو خاص بات ہے۔ سورج آگ کا دہکتا ہوا بہت بڑا گولا ہے جو لاکھوں سال سے ہمیں حرارت اور روشنی دے رہا ہے اور اس کی حرارت میں کوئی کمی نہیں ہو رہی۔ دن میں سورج کی روشنی میں کام آسانی سے ہو جاتے ہیں۔ سورج غروب ہوتے ہی اندھیرا پھیلنے لگتا ہے۔ پرندے اپنے گھونسلوں کا رُخ کرتے ہیں۔ لوگ اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دن کام کے لیے بنایا ہے اور رات آرام کے لیے۔

بلال: دادی! آج آپ نے ہمیں سورج کے بارے میں بڑی دلچسپ باتیں بتائی ہیں۔ ہم کل اپنی جماعت کو یہ باتیں بتائیں گے۔

دادی: ہاں بہت اچھی بات ہے۔

مشق

سوال ۱۔ دیے گئے سوالات کے جواب لکھیے۔

(الف) سورج نہ ہوتا تو دنیا کی کیا حالت ہوتی؟

(ب) سورج کی روشنی اور حرارت کے کیا فائدے ہیں؟

(ج) سمندر کے پانی پر سورج کی شعاعوں کا کیا اثر ہوتا ہے؟

(د) پہاڑوں پر جمی ہوئی برف کے پگھلنے سے کیا ہوتا ہے؟

(ہ) بارش نہ ہوتی تو کیا ہوتا؟

سوال ۲۔ درست جواب پر (✓) نشان لگائیے۔

(الف) سورج ہی کی گرمی سے حاصل ہوتی ہے۔ (روشنی۔ حرارت۔ بھاپ)

(ب) فصلیں اگانے کے لیے ضروری ہے۔ (شعاعیں۔ اناج۔ کھاد)

(ج) سورج نہ ہوتا تو ہوجاتا ہے۔ (اجالا، اندھیرا۔ دن)

(د) پہاڑوں پر جمی ہوئی برف پگھل کر بنتی ہے۔ (ہوا۔ پانی۔ مٹی)

(ہ) اللہ تعالیٰ نے کام کے لیے بنائے۔ (رات۔ دن۔ ہفتے)

سوال ۳۔ خالی جگہوں کو ان الفاظ سے پُر کریں: ہے، تھا، گا

(الف) کل سورج نکلا.................... (ب) آج سورج چمک رہا....................

(ج) کل بھی سورج نکلے.................... (د) میں کل اسکول گیا....................

(ہ) وہ آج کھیل رہا.................... (و) وہ کل ملنے آئے....................

سوال ۴۔ ان الفاظ کو امالہ کے لحاظ سے جملوں میں استعمال کیجیے۔

مثال: مکّہ: ہم مکّے سے مدینے گئے۔

مدینہ: ہم.................... سے واپس آئے۔

آئینہ: ہم نے.................... میں شکل دیکھی۔

پیالہ: .... میں پانی ہے۔

گھونسلا: .... میں انڈے ہیں۔

معاملہ: اس.................... میں آپ کی کیا رائے ہے۔

گھوڑا: ....نے چارہ کھایا۔

سوال ۵۔ ان الفاظ کے جملے بنائیے:

شعاعیں۔ نباتات۔ بھاپ۔ ٹنکی

سوال ۶۔ ایک بچّہ سورج کا ماسک بنا کر اپنے چہرے پر لگائے اور سورج کے فائدے بیان کرے۔ باقی بچّے اس سے سوالات کریں۔

سرگرمی خاکہ مکمل کیجیے اور رنگ بھریے۔
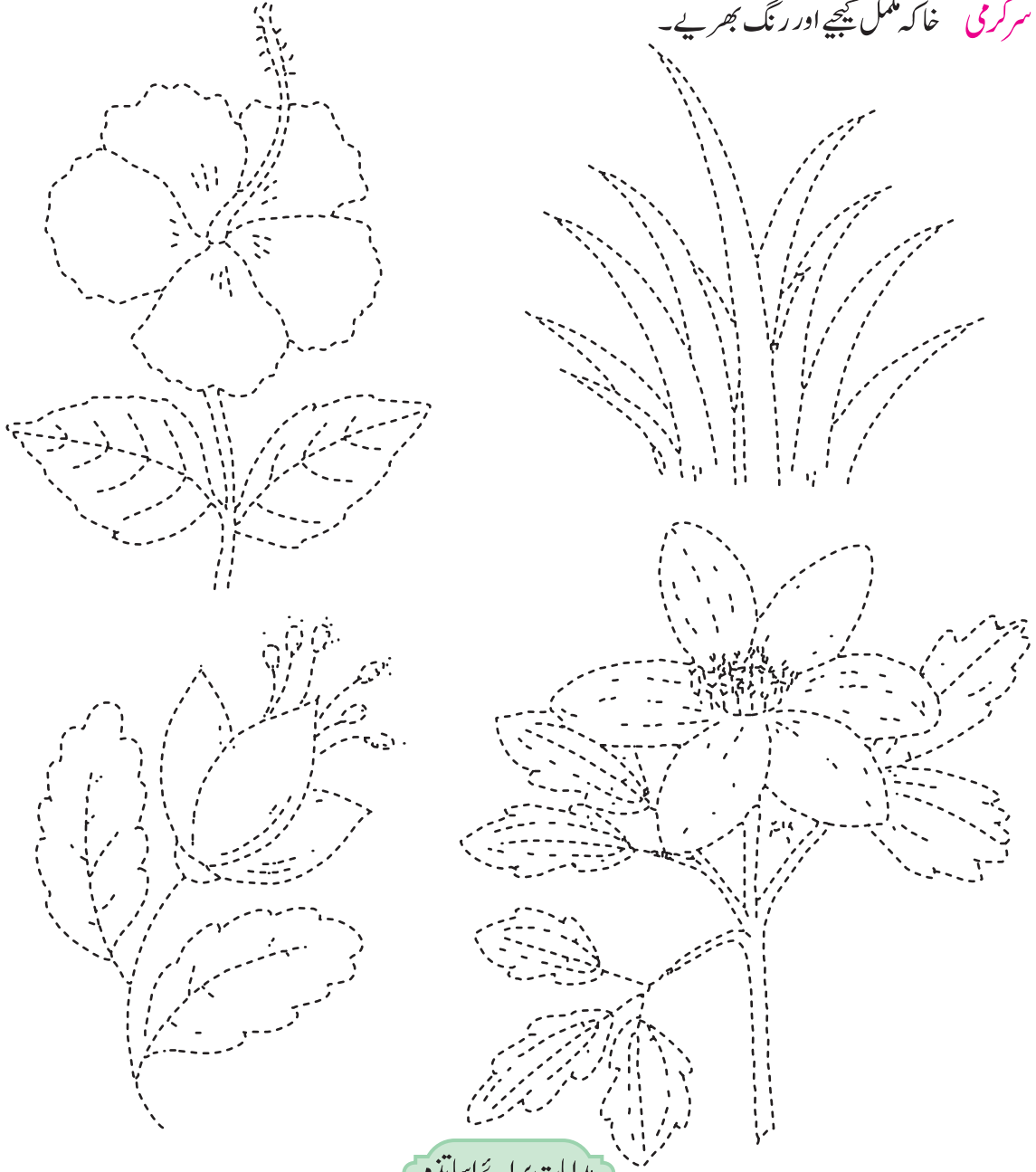
ہدایات برائے اساتذہ

بچّوں کو روشنی اور حرارت کے انسانی، حیوانی اور نباتاتی زندگی پر اثرات کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیجیے اور بچّوں کو مختلف گروہوں کی صورت میں تقسیم کر کے انھیں آپس میں گفتگو کرنے کا موقع فراہم کیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:۔

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:۔

۱۔ نئے الفاظ وتراکیب کو اپنے جملوں میں استعمال کریں گے۔
۲۔ لے اور آہنگ سے پڑھ کر لطف اندوز ہوں گے۔
۳۔ بارش سے پہلے اور بعد کے مناظر بیان کریں گے۔
۴۔ حروفِ جار کا استعمال کریں گے۔

برسات

وہ دیکھو اُٹھی کالی کالی گھٹا
ہے چاروں طرف چھانے والی گھٹا

گھٹا کے جو آنے کی آہٹ ہوئی
ہوا میں بھی اک سنسناہٹ ہوئی

گھٹا آن کے مینہ جو برسا گئی
تو بے جان مٹی میں جان آگئی

زمیں سبزے سے لہلہانے لگی
کسانوں کی محنت ٹھکانے لگی

جڑی بُوٹیاں، پیڑ آئے نکل
عجب بیل بوٹے، عجب پھول پھل

ہر اک پیڑ کا اک نیا ڈھنگ ہے
ہر اک پھول کا اک نیا رنگ ہے

یہ دو دن میں کیا ماجرا ہوگیا!
کہ جنگل کا جنگل ہرا ہوگیا!

(مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی)

مشق

سوال ا۔ دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) بے جان مٹّی میں جان آنے کا کیا مطلب ہے؟
(ب) سارا جنگل دو دن میں کیسے ہرا ہو گیا؟
(ج) بارش سے کسانوں کو کیا فائدہ ہوا؟
(د) پیڑوں اور پودوں پر بارش کا کیا اثر ہوتا ہے؟
(ہ) بارش ہونے کے بعد زمین پر کیا کیا چیزیں اُگ آتی ہیں؟

سوال ۲۔ ہم آواز لفظ لکھیے:

آہٹ،.............. گھٹا،.............. ڈھنگ،.............. ماجرا،.............. سبزا،..............

سوال ۳۔ خالی جگہوں کو درست لفظوں سے پُر کیجیے:

☆ وہ دیکھو اُٹھی .... گھٹا۔
☆ گھٹا کے جو آنے کی .... ہوئی۔
☆ ہر اک پھول کا اک نیا .... ہے۔
☆ کہ جنگل کا .... ہرا ہو گیا۔

سوال ۴۔ خوش خط لکھیے: آہٹ ۔ سنسناہٹ ۔ رنگت ۔ تلاوت ۔ راحت ۔ مرمّت

سوال ۵۔ نظم کا کوئی ایک شعر کاپی میں لکھیے۔

سوال ۶۔ کا، کی، کے اور کو لگا کر جملے مکمل کیجیے:

(الف) یہ میرے دوست.......... گھر ہے۔
(ب) یہ میری والدہ.......... گھڑی ہے۔
(ج) وہ میرے والد.......... دوست ہیں۔
(د) میرے بھائی.......... کتاب بہت اچھی ہے۔
(ھ) میں نے اپنی بہن.......... سبق یاد کرایا۔
(و) امی نے فقیر.......... پیسے دیے۔
(ز) میں نماز.......... نیّت سے گھر سے نکلا۔
(ح) راستے میں سب.......... سلام کیا کرو۔

سرگرمی: خاکہ مکمل کیجیے:
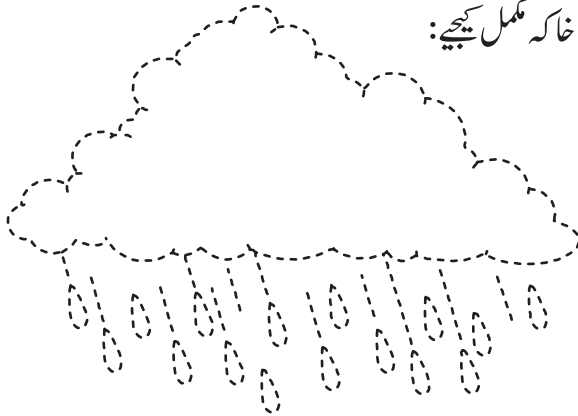
ہدایات برائے اساتذہ

فصلوں کے لئے پانی کے فوائد اور بارش کے فائدوں پر گفتگو کیجیے۔ اور بچوں سے بھی دریافت کیجیے۔ نظم زبانی یاد کروائیے۔

حاصلاتِ تعلّم:۔

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:۔

۱۔ سلیقہ سے مکالمہ ادا کریں گے۔

۲۔ ماضی حال اور مستقبل کے حوالے سے جملے بنائیں گے۔

۳۔ رموزِ اوقاف کا استعمال کریں گے۔

۴۔ عام بول چال میں آدابِ گفتگو کا لحاظ کریں گے۔

افراد: احمد - عمر چھے سال، والد اور والدہ

احمد: (اسکول سے واپس گھر میں داخل ہوتے ہوئے) امّی، امّی! سر نے کہا ہے کہ کل چندہ لے کر آنا۔

والدہ: کس چیز کا چندہ؟ چلو آپ پہلے کپڑے تو تبدیل کریں۔ آپ کے ابو بھی کھانا کھانے آنے والے ہیں۔ پہلے سب کھانا کھائیں گے پھر چندے کی بات ہو گی۔

احمد: نہیں امی! پھر اگر ہم بھول گئے تو۔ سر نے کہا ہے کوئی بچّہ بھول کر نہ آئے۔

والدہ: نہیں ہم آپ کو یاد دلا دیں گے۔ چلو یہ تو بتاؤ سر نے کس کام کے لیے چندہ منگوایا ہے؟

احمد: بے گھر افراد کے لیے۔

والدہ: بے گھر کون ہیں؟

احمد: پتا نہیں، انھوں نے یہ پرچہ لکھ کر دیا تھا، اس میں لکھا ہوا ہے۔

والدہ: پرچہ دکھائیں۔

احمد: (جیب ٹٹولتے ہوئے) وہ تو گم ہو گیا، شاید وہیں رہ گیا ہے۔ بس بے گھر افراد کے لیے منگوایا تھا۔

والدہ: کیا بے گھر کہے جا رہے ہیں۔ کل پوری بات معلوم کر کے آنا کہ چندہ کس لیے منگوایا گیا ہے؟

احمد: کل تو چندہ بھیجنا ضروری ہے۔ سب بچّے کل لائیں گے۔ اگر نہیں دیں گے تو، سب بچّے میرا مذاق اڑائیں گے کہ یہ کنجوس ہے، چندہ نہیں لاتا یا اس سے بہتر ہے کہ کل اسکول ہی نہ جائیں۔

والدہ: ایک تو آپ نے پرچہ گم کر دیا ہے اوپر سے اسکول نہ جانے کی دھمکی دے رہے ہو اور وہی رٹ لگا رہے ہو کہ بے گھر افراد کے لیے چندہ دیجیے۔

والد: (گھر میں داخل ہوتے ہوئے بیوی کی بات سُن کر) تو بھئی بے گھر افراد کو چندہ مت دو گھر والوں کو دے دو۔

والدہ: آپ کو تو ہر وقت مذاق سوجھتا ہے۔ صاحب زادے نہیں بتا رہے کہ کس کام کے لیے چندہ چاہیے، پرچہ بھی احتیاط سے نہیں رکھا اور اوپر سے یہ کہ چندہ نہیں دیا تو اسکول بھی نہیں جائیں گے۔

احمد: (بستے سے پرچہ نکال کر) گم نہیں ہوا۔ میں نے بستے میں رکھ لیا تھا اور جیب میں ڈھونڈ رہا تھا۔

والد: چلو جھگڑا ختم ہوا۔ دیکھیں کس چیز کا چندہ منگوایا ہے۔ (پرچہ پڑھ کر احمد کو واپس دیتے ہوئے) اسکول والے زلزلہ زدگان کی مدد کے لیے چندہ جمع کر رہے ہیں۔

والدہ: وہ تو ہم لوگ پہلے ہی دے چکے ہیں۔ محلّے کے کیمپ میں کھانے پینے کی اشیاء بھی دی ہیں۔

احمد: وہ تو آپ نے دیا ہے نا۔ ہمیں تو اسکول میں دینا ہے۔ سب بچّے چندہ دیں گے۔ ہم کنجوس بن جائیں گے۔ آپ ہمارے مہینے بھر کے پیسے پہلے ہی دے دیں۔

والد: نہیں بھئی آپ کے روزانہ کے پیسے بھی آپ کو ملیں گے اور چندہ بھی۔ چندہ دینے میں ثواب ہی ہے۔ تو ہم اسکول والوں کو بھی چندہ دیتے ہیں۔ ہمیں ڈبل ثواب ملے گا۔

والدہ: کیوں نہیں! میں چندے میں اپنا ثواب خود کماؤں گی۔ وہ تو مجھے معلوم نہیں تھا، اس لیے پوچھ رہی تھی کہ کس چیز کا چندہ چاہیے۔

والد: لو میاں احمد، اب تو خوشی خوشی جاؤ گے نا کل اسکول؟

احمد: خوشی سے بولا ہاں ضرور جاؤں گا۔ والد اور والدہ سے چندہ لے کر بستے میں رکھ لیا۔

مشق

سوال ا۔ دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) احمد نے گھر آکر کیا کہا؟

(ب) اس نے پہلے پرچہ کیوں نہیں دکھلایا؟

(ج) اس کی والدہ نے کیا کہا؟

(د) احمد اسکول جانے سے کیوں انکار کر رہا تھا؟

(ہ) اس کے والد نے پرچہ دیکھ کر کیا کہا؟

(و) احمد شوق سے اسکول جانے پر کیوں تیار ہو گیا؟

سوال ۲۔ اقراریہ جملوں کو سوالیہ جملے میں تبدیل کر کے لکھیں۔

مثال: احمد نے چندہ دیا۔ سوالیہ: کیا احمد نے چندہ دیا؟

☆ احمد اسکول گیا۔ ☆ کل تم حاضر تھے۔ ☆ راشد سکھر گیا ہے۔

سوال ۳۔ سوالیہ جملوں کو اقراریہ جملوں میں تبدیل کر کے لکھیے۔

☆ کیا احمد کی امّی نے پیسے دیے؟

☆ کیا زینب نے ساری مٹھائی کھالی؟

☆ کیا پاکستان نے میچ جیت لیا؟

سوال ۴۔ آپ نے کبھی نیکی یا بھلائی کا کوئی کام کیا ہو تو لکھیے۔

سرگرمی خاکہ مکمل کیجیے اور رنگ بھریے۔

حاصلاتِ تعلّم :-

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ :-

۱۔ سبق سے متعلق اظہارِ خیال کریں گے۔
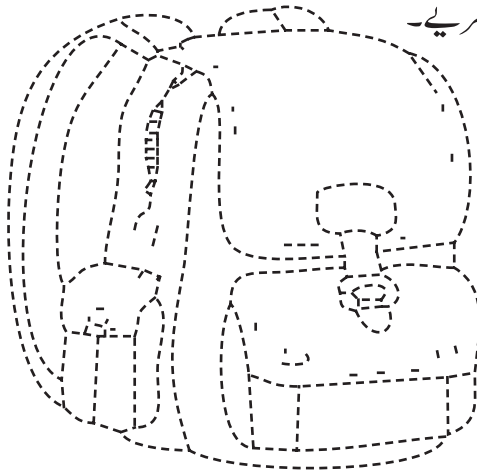
۲۔ الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں گے۔

۳۔ موضوع سے متعلق تحریر کریں گے۔

۴۔ ختمے کی علامت لگائیں گے۔

ہمارا وطن

ہمارے پیارے وطن کا نام پاکستان ہے۔ یہ ۱۴/ اگست ۱۹۴۷ء کو عمل میں آیا۔ یہ وطن اللہ کی مہربانی اور قائد اعظم کی کوششوں سے بنا۔ ہمارے وطن کو اللہ تعالیٰ نے ہر نعمت سے مالا مال کر رکھا ہے۔ ہمارا وطن ایک زرعی ملک ہے جس کے باعث یہاں ہر قسم کے پھل، سبزیاں اور تمام اقسام کا اناج بہ کثرت پیدا ہوتا ہے۔

پاکستان کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ یہاں ایک بڑا دریائی نظام موجود ہے جس سے ہماری زمینوں کی ہریالی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

ہمارے وطن کو چاروں موسم بھی ملے ہوئے ہیں۔ سردی، گرمی، خزاں، بہار۔ کون سا ایسا موسم ہے جس کے مزے ہم نہ لے سکتے ہوں۔ یہ اس وطن پاک پر اللہ کا بڑا خاص کرم ہے۔ ورنہ کسی ملک میں سردی ہی سردی ہے تو کہیں لوگ گرمی کو ترستے ہیں مگر ہمارے یہاں ایسا نہیں۔

پاکستان کے قیام کا خواب علامہ اقبال نے دیکھا، اس کا نام چودھری رحمت علی نے تجویز کیا اور اس کے لیے مولانا محمد علی جوہر، سر آغا خان، لیاقت علی خان، سردار عبدالرب نشتر، راجہ صاحب محمود آباد اور دیگر رہنماؤں نے عملی کوشش کی جس کے باعث پاکستان وجود میں آیا، ابتدا میں کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا گیا لیکن بعد میں اسے اسلام آباد نامی ایک نیا شہر دارالحکومت بنا کر وہاں منتقل کر دیا گیا۔

پاکستان کا کُل رقبہ ۷۹۶ ۰۹۷ مربع کلومیٹر ہے۔

پاکستان کی قومی زبان اُردو ہے۔ ملک میں اور زبانیں بھی بولی جاتی ہیں جن میں سندھی، پنجابی، بلوچی، براہوی، سرائیکی، پشتو، ہندکو اور کئی زبانیں شامل ہیں۔

پاکستان میں مسلمانوں کی اکثریت ہے لیکن کسی کے مذہب پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ یہاں پر ہندو، سِکھ، عیسائی، یہودی، پارسی اپنے عقائد کے مطابق سب خوشی خوشی زندگی گزار رہے ہیں۔

پاکستان کے پرچم میں سفید رنگ امن اور پاکیزگی کی علامت کے طور پر شامل کیا گیا ہے جب کہ سبز رنگ سرسبزی و شادابی کی علامت ہے۔ ہلالی چاند پاکستان کے بڑھنے اور اس کے ترقی کرنے کی طرف اشارہ ہے جب کہ پانچ کونوں والا ستارہ ارکان اسلام کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پاکستان کی تعمیر و ترقی کے حوالے سے بانئ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے فرمایا تھا۔

"ہر مسلمان کو دیانت داری، خلوص اور بے غرضی سے پاکستان کی خدمت کرنی چاہیے۔"

"اپنا فرض بجالاتے رہو اور خدا پر بھروسا رکھو! دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو ختم نہیں کر سکتی۔ یہ ہمیشہ قائم رہنے کے لیے بنا ہے۔"

مشق

سوال ۱۔ دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) پاکستان کی اکثریتی آبادی کن لوگوں پر مشتمل ہے؟

(ب) پہلے پاکستان کا دار لحکومت کون سا شہر تھا؟

(ج) پرچم میں کتنے کونوں والا ستارہ ہے؟

(د) قائداعظم کا کوئی ایک قول لکھیے۔

سوال ۲۔ خالی جگہوں کو درست الفاظ سے پُر کیجیے:

(الف) پاکستان کے پرچم میں ____________ رنگ پاکیزگی کی علامت ہے۔

(ب) خدا پر ____________ رکھو۔

(ج) اقلیت کو بھرپور ____________ آزادی حاصل ہے۔

(د) پاکستان کا دار لحکومت ____________ ہے۔

(ہ) ہمارے ہاں ____________ موسم موجود ہیں۔

سوال ۳۔ پاکستان کے حوالے سے پانچ جملے لکھیے۔

سوال ۴۔ واحد کی جمع لکھیے۔

ملک۔ اقلیت۔ مذہب۔ سردی۔ اناج

سوال ۵۔ پاکستان کو آزادی دلانے والے پانچ رہنماؤں کے نام لکھیے۔

سوال ٦۔ درست بیان کے سامنے (✓) اور غلط بیان کے سامنے (✗) کا نشان لگائیے۔

(الف) پاکستان مارچ کے مہینے میں وجود آیا۔ ☐

(ب) پاکستان کی آبادی ۱۸ کروڑ سے زائد ہے۔ ☐

(ج) یہاں پر اقلیتوں پر پابندیاں ہیں۔ ☐

(د) پاکستان میں دو موسم ہوتے ہیں۔ ☐

(ہ) پاکستان میں نہری نظام ہے۔ ☐

(و) پاکستان زرعی ملک نہیں ہے۔ ☐

سوال ۷۔ جہاں پر جملہ ختم ہوتا ہے وہاں یہ نشان (۔) لگایا جاتا ہے۔ اسے ختمہ کہتے ہیں۔
اس عبارت میں ختمہ لگائیے۔

پاکستان ایک زرعی ملک ہے یہاں پر بڑا دریائی نظام موجود ہے پاکستان کا خواب علامہ اقبال نے دیکھا
تھا پاکستان قائداعظم نے بنایا

سرگرمی خاکے میں رنگ بھریے۔
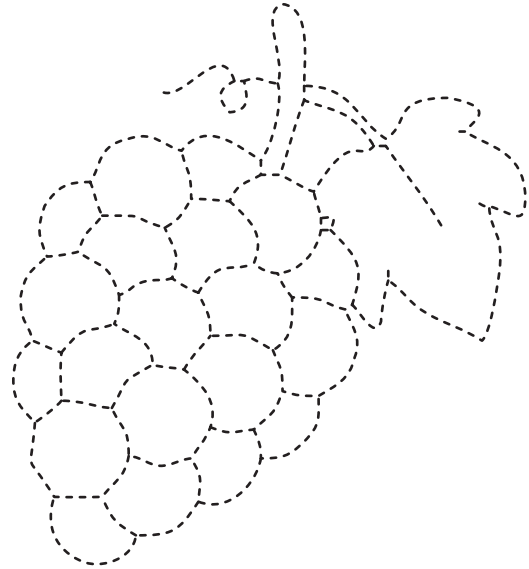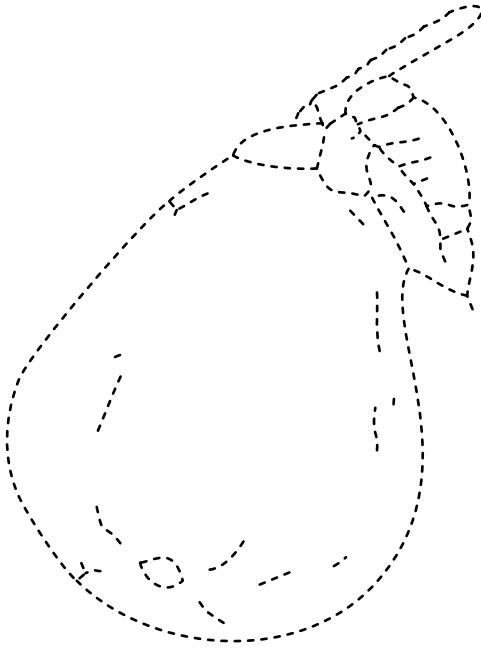
ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ کو وطنِ عزیز کی نعمتوں کے بارے میں مزید بتائیے تا کہ اُن میں جذبہء حُب الوطنی بڑھے۔

حاصلاتِ تعلّم:
اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:
۱۔ نظم لے اور آہنگ سے پڑھیں گے۔
۲۔ ترنم سے لطف اندوز ہوں گے۔
۳۔ اپنے کام سے واقف ہوں۔

پھول سے بچّے

کیا بھلے ہیں یہ پھول سے بچّے
مسکراتے ہوئے لگیں اچھے

اپنے ماں باپ کی تو جان ہیں یہ
اور ملک و چمن کی آن ہیں یہ

اچھّے اچھّے سَدا یہ کام کریں
یعنی روشن وطن کا نام کریں

ان میں اقبال بھی ہیں حالی بھی
ان میں بلقیس بھی ہیں ایدھی بھی

اپنے کھیتوں کو لہلہائیں گے
اپنے شہروں کو جگمگائیں گے

اچھے اچھے کریں گے ہم سب کام
اور روشن کریں گے وطن کا نام

سوال ۱۔ دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) شاعر نے بچوں کو پھول کیوں کہا ہے؟

(ب) کون سے بچے اچھے لگتے ہیں؟

(ج) بچوں کو کون کون سے کام کرنے چاہئیں؟

(د) معمارانِ وطن کسے کہتے ہیں؟

سوال ۲۔ خالی جگہوں کو درست لفظ سے پر کریں۔

(الف) ملک و چمن کی __________ ہیں۔

(ب) مسکراتے ہوئے __________ اچھے۔

(ج) روشن __________ کا نام کریں۔

(د) ان میں اقبال بھی ہیں __________ بھی۔

(ہ) اپنے شہروں کو __________ گے۔

کسی چیز جگہ یا انسان کے عام طور پر لیے جانے والے نام کو اسمِ نکرہ کہتے ہیں۔

جیسے کتاب، آدمی، شہر، وغیرہ جب کہ کسی خاص چیز، جگہ یا انسان کے نام کو اسمِ معرفہ کہتے ہیں۔

جیسے لاہور، امام غزالی، بخاری شریف۔

سوال ۳۔ آپ بھی ایسے پانچ پانچ اسمِ عام اور اسمِ نکرہ لکھیے:

سوال ۴۔ اس نظم کو زبانی یاد کریں۔

سوال ۵۔ درست بیان کے آگے (✓) اور غلط بیان کے آگے (✗) کا نشان لگایئے۔

(ا) کل کے بچے قاسم ہوں گے۔ ☐

(ب) بچے ماں کو نہیں بھاتے۔ ☐

(ج) بچے خراب کام کرتے ہیں۔ ☐

(د) بچے مسکراتے ہوئے اچھے لگتے ہیں۔ ☐

سوال ۶۔ نیچے دی گئی تصاویر میں بچے کیا کر رہے ہیں۔
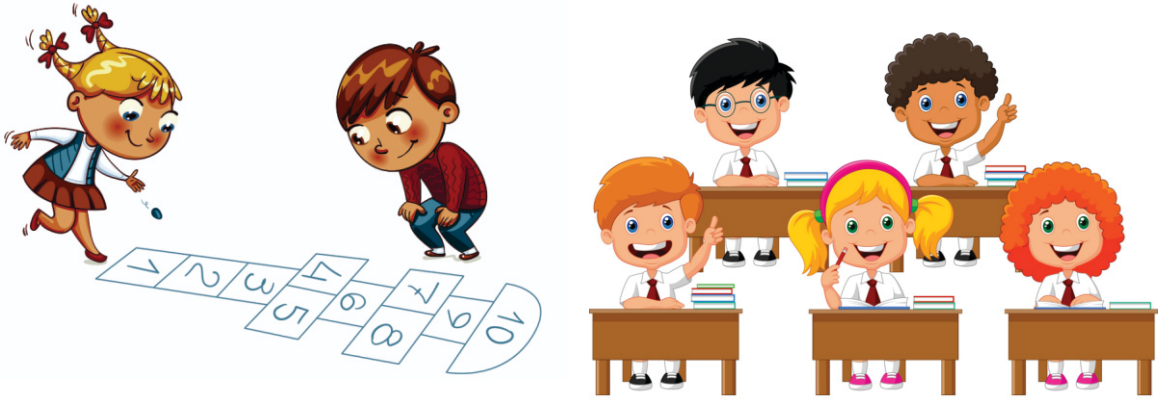
ہدایات برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو نظم ترنم سے سنائیے۔

۲۔ طلبہ سے باجماعت نظم کورس کی صورت میں پڑھوائیے۔

حاصلاتِ تعلّم:۔

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ :

۱۔ درست لب و لہجے سے پڑھیں گے۔

۲۔ اپنے پسندیدہ کھیل پر دس جملے لکھیں گے۔

۳۔ ''ہم'' اور ''آپ'' کا جملوں میں درست استعمال کریں گے۔

۴۔ کھیل سے متعلق اظہار خیال کریں گے۔

والی بال

عصر کا وقت ہوتے ہی گاؤں کے کچھ لوگوں نے اسکول کا رُخ کیا۔ ان میں جوان بھی ہیں، بچّے بھی اور بوڑھے بھی، یہ سب لوگ والی بال کے شوقین ہیں۔ جوان کھیلیں گے اور بوڑھے اور بچّے گراؤنڈ کے کنارے بیٹھ کر کھیل دیکھیں گے۔

لیجیے !سب اسکول کے احاطے میں جمع ہوگئے۔ میدان کو درمیان میں چونے کی لائنوں سے دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر حصّے کو کورٹ کہتے ہیں جس کے درمیان دو کھمبوں پر ایک 'نیٹ' بندھا ہوا ہے۔ نیٹ کے نیچے کھمبوں کے درمیان ایک اور چونے کی لائن لگی ہوئی ہے جو گراؤنڈ کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔

اسکول کے چوکی دار نے گیند لا کر دی۔ ماسٹر خیر محمد اور سائیں بخش لوہار کو ٹیموں کا کپتان مقرر کیا گیا۔ دونوں اپنے پانچ پانچ ساتھیوں سمیت اپنے اپنے کورٹ میں داخل ہوئے۔ دونوں طرف کے کھلاڑی مخالف ٹیم کے سامنے تین تین کی دو قطاروں میں کھڑے ہو گئے اور کپتانوں نے مرکزی جگہ سنبھال لی جسے 'سینٹر' کہتے ہیں۔ ایک صاحب ریفری بن کر کھمبے کے قریب کرسی پر کھڑے ہو گئے۔

ریفری نے سیٹی بجائی ماسٹر خیر محمد کی ٹیم کا ایک کھلاڑی گیند لے کر پچھلی لائن سے باہر سیدھی جانب کے کونے کی طرف گیا، ایک ہاتھ سے گیند ہوا میں اُچھالی اور دوسرا ہاتھ اس زور سے گیند پر مارا کہ گیند نیٹ پار کر کے سیدھی سائیں بخش کے پاس پہنچی۔ اسے سروس کرنا کہتے ہیں۔ اُس نے دونوں ہاتھ ایک ساتھ ملا کر گیند پر ایک ضرب لگائی تو گیند پھر ماسٹر خیر محمد کے کورٹ میں واپس آئی۔ ادھر سے ایک کھلاڑی کا مکّا کھا کر پھر اُدھر گئی، اُدھر سے پھر اِدھر آئی۔ اب بارہ کے بارہ کھلاڑیوں کی نظریں گیند پر جمی ہوئی تھیں اور گیند اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر آ جا رہی تھی۔ ہر کھلاڑی کی یہی کوشش تھی کہ اس زور سے شاٹ مارا جائے کہ گیند پلٹ کر نہ آ سکے دونوں طرف کے کھلاڑی پکے تھے، اس لیے دیر تک کسی کی یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی اور گیند اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر چکّر لگاتی رہی۔ آخر سائیں بخش کی ٹیم کے ایک کھلاڑی نے جوش میں آ کر ایک زوردار شاٹ مارا تو گیند نیٹ تو نیٹ، مخالف ٹیم کے کھلاڑیوں کے سروں پر سے بھی گزر کر اُن کے پیچھے لائن سے باہر جا گری۔ اس طرح ماسٹر خیر محمد کی ٹیم کو ایک پوائنٹ مل گیا۔

کھیل جاری رہا اور پہلی باری میں خیر محمد کی ٹیم نے دو پوائنٹ کے فرق سے میچ جیت لیا۔ ایک لمبی سیٹی بجی اور دونوں ٹیموں نے ایک دوسرے سے جگہ بدل لی۔ اس بار سائیں بخش کی ٹیم نے تین پوائنٹس بنائے۔ ایک مرتبہ پھر کورٹ بدلے گئے۔ تیسری بار خیر محمد کی ٹیم نے ۴ پوائنٹس بنا کر میچ جیت لیا۔ دونوں ٹیموں کے کپتانوں نے ہاتھ ملائے اور کھیل کے بارے میں بات چیت کرتے ہوئے گھروں کو لوٹ گئے۔

☆☆☆

مشق

سوال ۱۔ دیے گئے سوالات کے جواب لکھیے۔

(الف) والی بال کی ٹیم میں کتنے کھلاڑی ہوتے ہیں؟

(ب) 'سروس' کسے کہتے ہیں؟

(ج) ریفری کسے کہتے ہیں؟

(د) کھیل کے بعد کھلاڑیوں نے کیا کیا؟

سوال ۲۔ ان لفظوں کی جمع لکھیں۔ مثال: کھلاڑی-کھلاڑیوں

ٹیم-گھر-مسجد-نمازی-شہر-مکا-گیند-میدان

سوال ۳۔ ان الفاظ کے اُلٹ (متضاد) لکھیے:

جیت-شام-دن-مرد-کامیابی-سچ۔بلند

سوال ۴۔ آپ جو کھیل کھیلتے ہیں اس کے بارے میں دس جملے لکھیے۔

سوال ۵۔ جملوں کو ''ہم'' یا ''آپ'' لکھ کر مکمل کیجئے:۔

(الف) عمیر میرا دوست ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دونوں ایک جماعت میں پڑھتے ہیں۔

(ب) ٹیچر نے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گھر سے نظم یاد کر کے آئیں۔

(ج) ۔۔۔۔۔۔نے دوسرے دن وہ نظم سنائی۔

(د) استاد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے خوش ہو گئے۔

(ہ) ۔۔۔۔۔۔اس نظم کو کورس میں سنائیں۔

سوال ۶۔ انگریزی کے بہت سے الفاظ اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔

جیسے:۔ اسکور۔گراؤنڈ۔کمپیوٹر وغیرہ

آپ اس سبق میں سے ایسے کم از کم پانچ الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

---------- ---------- --------- --------- ---------

سرگرمی نیچے دی گئی تصاویر کو دیکھ کر کھیلوں کے نام لکھیے۔

ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ کو درست جملے بنوانے میں مدد دیجیے۔ دیئے گئے سبق کی مناسبت سے کبھی کبھی طلبہ کو اسکول کے میدان میں کھیلنے کے مواقع بھی دیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:۔

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:۔

۱۔ مختلف مواقع پر سلیقے سے گفتگو کریں گے۔

۲۔ اس کہانی کو اپنے الفاظ میں بیان کریں گے۔

۳۔ موقع محل کے اعتبار سے اسلامی شعائر مثلاً اِن شاء اللہ کہیں گے۔

۴۔ جملوں کو سوالیہ اور انکاریہ میں تبدیل کریں گے۔

اِن شاء اللہ

ایک گاؤں میں دو دوست رہتے تھے۔ دونوں میں بہت محبت تھی۔ ایک مرتبہ پڑوس کے گاؤں میں مویشیوں کا میلا لگا۔ گاؤں سے لوگ اپنی ضرورت کے مطابق گائے، بیل، بھیڑ، بکری وغیرہ لینے اس گاؤں میں آتے تھے۔ ان دوستوں میں سے بھی ایک نے میلے سے ایک بیل خرید کر لانے کا ارادہ کیا۔ اسی سلسلے میں دونوں کی جو بات چیت ہوئی وہ یہ تھی:

عبداللہ: یار اس مرتبہ میری پھُٹی (کپاس) کی فصل بہت مہنگی بِکی ہے۔ میں نے اس میں سے سال بھر کا خرچہ نکال کر کچھ زمین خرید لی ہے۔ میرے پاس ایک ہی بیل ہے۔ جو زمین میں نے خریدی ہے، اسے آباد کرنے کے لیے ایک اور بیل کی ضرورت ہے۔ اتّفاق سے برابر کے گاؤں میں جانوروں کا میلہ لگ رہا ہے۔

انور: ٹھیک ہے، تم نے صحیح سوچا ہے لیکن بیل ذرا تندرست لانا۔ نسل بھی اچّھی ہو اور طاقت ور بھی ہو۔

عبداللہ: بالکل بالکل، ایسا بیل لاؤں گا کہ گاؤں کے لوگ دیکھیں گے اور دیکھتے ہی رہ جائیں گے۔

عبداللہ: مذاق نہیں کر رہا۔ ایسا خوب صورت بیل ہو گا جیسا زمیندار کے پاس بھی نہیں ہے۔

انور: یار ضرور لانا مگر اِن شاء اللہ تو کہہ دو۔ مگر عبداللہ ان شاءَ اللہ کہنا بھول گیا۔

عبداللہ: دوسرے روز شام کو دوسرے دوست نے دیکھا کہ اس کا دوست مُنہ لٹکائے گاؤں میں آرہا ہے۔ کچھ ساتھ نہیں ہے۔ اب دونوں کی جو گفتگو ہوئی وہ کچھ اس طرح تھی۔

انور: کیوں بھائی! میلے سے آرہے ہو، بیل نہیں لائے؟

عبداللہ: یار میرے ساتھ تو ایک مصیبت پیش آگئی۔

انور: کیا مطلب کیسی مصیبت؟

عبداللہ: میں جب وہاں پہنچا تو بہت تھک گیا تھا۔ میلے کے قریب پہنچ کر ایک درخت تلے ستانے کو لیٹ گیا۔ لیٹتے ہی میری آنکھ لگ گئی اور میں گہری نیند سو گیا۔

انور: پھر کیا ہوا؟

عبداللہ: ہوا یہ کہ سوتے میں میری جیب کٹ گئی۔ میرے سارے پیسے چور چوری کر گیا۔ میری تو جیب ہی خالی ہوگئی۔

انور: اب تم ایسا کرو کہ تھانے میں چوری کی رپورٹ لکھوادو، اِن شاء اللہ چور پکڑا جائے گا اور تمہارا مال ضرور واپس مل جائے گا۔

عبداللہ: میں اِن شاء اللہ صبح سویرے ہی جا کر رپورٹ لکھوادوں گا اور ہر کام سے پہلے اِن شاء اللہ کہا کروں گا۔ پھر مجھے یقین ہے میرا کوئی کام نہیں بگڑے گا۔

انور: اللہ تمہاری مدد ضرور کرے گا۔ آمین

مشق

سوال۱۔ دیے گئے سوالات کے جواب لکھیے۔

(الف) بات چیت کن کے درمیان ہوئی؟

(ب) عبداللہ بیل کیوں خرید رہا تھا؟

(ج) بیل کہاں سے لانا تھا؟

(د) عبداللہ کی جیب کس طرح کٹ گئی؟

(ہ) دوسرے روز عبداللہ کس انداز سے واپس آیا؟

(و) عبداللہ کو کیا نصیحت حاصل ہوئی؟

سوال۲۔ لفظوں کو معانی سے ملایئے:

الفاظ	معانی
بے تکلّفی	حیرت کرنا
اِن شاءاللہ	سادگی
دیکھتے رہ جانا	اگر اللہ نے چاہا
ستانا	رقم
پونجی	کچھ دیر آرام کرنا

سوال۳۔ یہ عبارت تفصیلیہ کے انداز سے لکھیں:

آج ان مضامین کے پیریڈ ہوئے اسلامیات، اردو، سائنس اور حساب۔

سوال۴۔ دی ہوئی ہدایات کے مطابق جملے دوبارہ لکھیے:

(الف) وہ سچ بولتا ہے۔ (سوالیہ)

(ب) کیا آپ آج آئیں گے۔ (انکاریہ)

(ج) کسان نے اِن شاءاللہ کہا تھا۔ (انکاریہ)

(د) عبداللہ کسان کی پونجی لُٹ گئی۔ (سوالیہ)

سوال۵۔ دیے ہوئے الفاظ سے خالی جگہیں پر کیجیے: (کا۔ کی۔ کے۔ کو)

جانوروں .... مالک جانوروں .... بیچ رہے تھے۔ وہ بیلوں .... کھلا پلا بھی رہے تھے۔ جانوروں .... قیمت بہت زیادہ تھی۔ خریداروں .... پاس رقم تھی۔ وہ جانوروں کے مالکوں .... رقم دے رہے تھے۔

سوال۶۔ ایسا کوئی واقعہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

سرگرمی: دی گئی تصاویر کے نیچے ان کے نام لکھیے۔

ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ کو بولنے کے آداب سکھایئے۔ نیز اسلامی شعائر سیکھنے میں ان کی مدد کیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:۔
اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:۔
۱۔ تحت اللفظ روانی سے نظم پڑھیں گے۔
۲۔ مترادف اور متضاد لفظوں کی فہرست بنائیں گے۔
۳۔ نئے الفاظ بنانا سیکھیں گے۔

بھائی بُھلّکڑ

دوست ہیں اپنے بھائی بُھلّکڑ
باتیں ساری اُن کی گڑ بڑ
راہ چلیں تو رستہ بُھولیں
بس میں جائیں تو بستہ بُھولیں
ریل میں جب یہ حضرت بیٹھے
پہنچے چار اسٹیشن آگے

ٹوپی ہے تو جوتا غائب
جوتا ہے تو موزہ غائب
پیالی میں ہے چمچہ اُلٹا
پھیر رہے ہیں کنگھا اُلٹا

لوٹ پڑیں گے چلتے چلتے
چونک اُٹھیں گے بیٹھے بیٹھے
سودا لے کر دام نہ دیں گے
دام دیے تو چیز نہ لیں گے

(شان الحق حقی)

سوال۱۔ دیے گئے سوالات کے جواب لکھیے۔

(الف) بھائی بُھلکّڑ کی کن کن باتوں پر ہنسی آتی ہے؟

(ب) انھیں بھائی بُھلکّڑ کیوں کہا جاتا ہے؟

(ج) جب یہ حضرت ریل میں سفر کرتے ہیں تو کہاں پہنچ جاتے ہیں؟

(د) بیٹھے بیٹھے بھائی بُھلکّڑ کیا کرتے ہیں؟

سوال۲۔ ہم آواز الفاظ بنائیے:

دام ....

ریل ....

پیالی ....

سوال۳۔ اس مصرعے کی نثر بنائیے: ریل میں جب یہ حضرت بیٹھے

سوال۴۔ نظم زبانی یاد کیجیے۔

سوال۵۔ خوش خط لکھیے:

بُھلکّڑ۔ گڑبڑ۔ ٹھوکر۔ رستہ۔ بستہ۔ چمچہ

سوال۶۔ بھولنے والے کو بھلکڑ کہتے ہیں بتائیے انھیں کیا کہتے ہیں۔

(الف) سچ بولنے والا ---------------

(ب) جھوٹ بولنے والا ---------------

(ج) سفر کرنے والا ---------------

(د) شعر کہنے والا ---------------

(ہ) سخاوت کرنے والا ---------------

ہدایات برائے اساتذہ

بچّوں کے ذوقِ جمالیات کی تسکین کے لیے مزاحیہ نظمیں یا شعر سنائیے اور اُن سے بھی سُنیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:۔

۱۔ الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں گے۔

۲۔ حروفِ اضافت کا درست استعمال کریں گے۔

۳۔ ماحولیات کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

۴۔ اقراریہ جملوں کو انکاریہ میں تبدیل کریں گے۔

ہماری زمین

ہم سب زمین پر آباد ہیں۔ ہمارا مکان، ہمارا اسکول اور ہماری دوسری عمارتیں اس زمین پر بنی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری زمین بڑی خوب صورت بنائی ہے۔ رنگ رنگ کے باغ، لہلہاتے کھیت اسی زمین کی سطح پر ہیں۔ زمین کی یہ سطح ایک جیسی نہیں ہے۔ اس پر کہیں دریا ہیں، کہیں سمندر، کہیں پہاڑ، کہیں میدان تو کہیں وادیاں ہیں۔ غرض کہ یہ زمین بہت ہی خوب صورت ہے۔
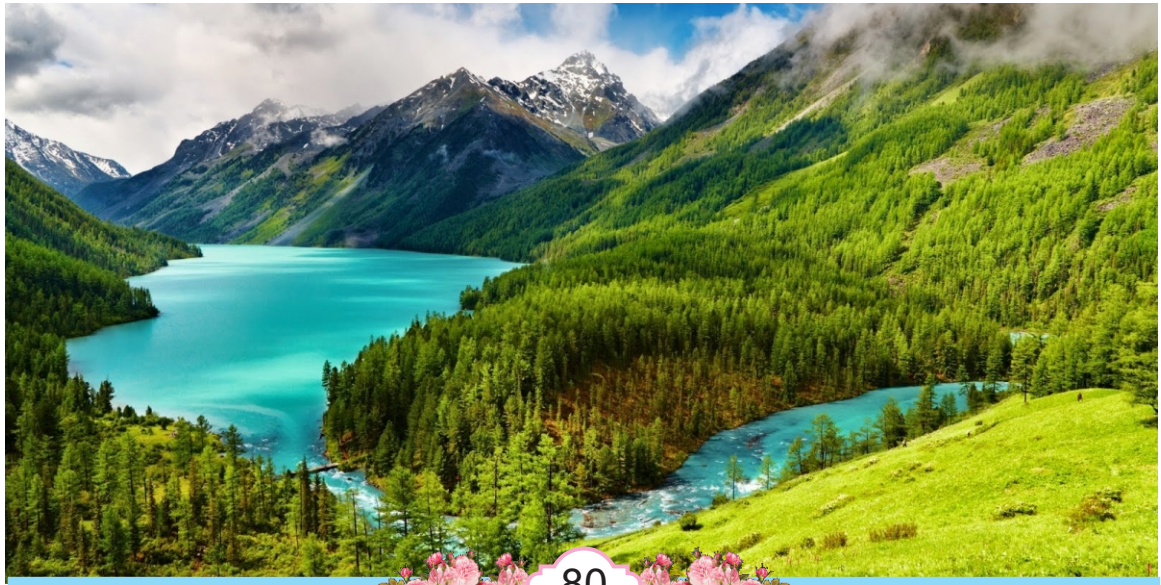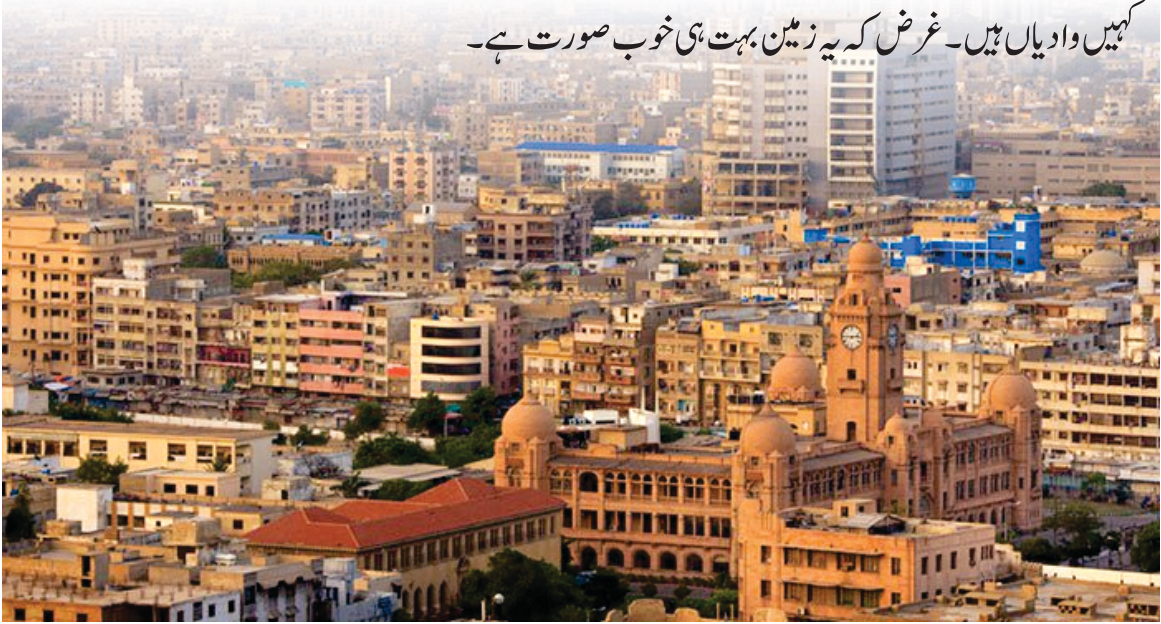
زمین پر چٹانیں ہوتی ہیں۔ کچھ چٹانیں سخت ہوتی ہیں اور کچھ نرم۔ بعض چٹانیں تہ دار بھی ہوتی ہیں۔ ایسی چٹانوں میں مٹّی اور پتھر دونوں ہوتے ہیں۔ پتھروں کے رنگ بھی مختلف ہوتے ہیں۔

ہماری زمین پر کہیں کہیں ریگستان بھی ہیں۔ ریگستان میں ہر طرف ریت ہی ریت ہوتی ہے۔ پانی بہت کم ہوتا ہے۔ اسی لیے یہاں ایسے پودے ہوتے ہیں جنھیں پانی کی ضرورت کم ہوتی ہے۔ زمین کی شکل سیب سے ملتی ہے۔ جس طرح سیب پر ایک چھلکا ہوتا ہے اسی طرح زمین کی اوپر کی سطح بھی چھلکے کی طرح ہوتی ہے۔ یہ تہ بھی ایک جیسی نہیں ہے۔ کہیں پر یہ موٹی ہے تو کہیں پر پتلی۔ زمین کی پتلی تہ عام طور پر زرخیز مٹّی کی بنی ہوئی ہے۔ اس میں ریت، چکنی مٹّی، درختوں اور پودوں کے پتے اور گلی سڑی چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ ہری بھری فصلیں اسی زرخیز مٹّی سے پیدا ہوتی ہیں خوب صورت اور رنگ رنگ کے پھول دار پودے اور پھل دار درخت ایسی ہی مٹّی میں اُگتے ہیں۔

اسی زمین پر جنگلات بھی ہوتے ہیں۔ ہر ملک کی ترقّی کے لیے جنگلات بہت ضروری ہیں۔ جنگلوں سے ماحول کی آلودگی بہت کم ہو جاتی ہے اور ہمیں سانس لینے کے لیے صاف اور شفّاف ہوا مہیّا ہوتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ جنگلات کی حفاظت کریں اور زیادہ سے زیادہ درخت لگا کر اُنھیں پروان چڑھائیں۔ درخت لگانا صدقہ بھی ہے۔

زمین کے اندر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے بہت سی چیزیں چھپا رکھی ہیں۔ پیٹرول، کوئلہ، گیس، لوہا، سونا، چاندی، تانبا وغیرہ زمین ہی سے حاصل ہوتے ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں اتنے خزانے بھری زمین عطا فرمائی ہے۔

مشق

سوال۱۔ دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف)۔زمین کی سطح کیسی ہے؟

(ب)۔ چٹانیں کس کس قسم کی ہوتی ہیں؟

(ج)۔ ریگستان میں کیسے پودے ہوتے ہیں؟

(د)۔ زرخیز مٹی میں کون کون سی چیزیں شامل ہوتی ہیں؟

(ہ)۔ جنگلات کے فائدے بتائیں۔

(و)۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کے اندر کیا کیا چیزیں چھپا رکھی ہیں؟

سوال۲۔ ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

تہ دار-زرخیز- پھل دار- چکنی مٹّی-پوشیدہ

سوال۳۔ خالی جگہیں کا۔کی۔کے۔اور کو سے پُر کیجیے :

(الف) یہ میرے بھائی..............بستہ ہے۔

(ب) یہ میری بہن .... کتاب ہے۔

(ج) یہ مرغی..............بچّے ہیں۔

(د) فقیر.............. پیسے دے دو۔

سوال۴۔ اقراریہ جملوں کو انکاریہ میں تبدیل کر کے لکھیں:

الف) میں جاتا ہوں۔ ب) ہم کھیلنے جاتے ہیں۔ ج) وہ روز آتے ہیں۔

سوال ۵- خالی جگہوں میں درست الفاظ لکھیے:

☆ زمین کی اوپر کی تہ .... مٹّی کی بنی ہوتی ہے۔

☆ چٹانوں میں .... اور پتھر ہوتے ہیں۔

☆ جنگلوں سے ماحول کی آلودگی .... ہو جاتی ہے۔

☆ ہمیں جنگلات کی .... کرنی چاہیے۔

☆ ریگستان میں ہر طرف .... ہی .... ہوتی ہے۔

سرگرمی خاکہ مکمل کیجیے اور رنگ بھریے۔
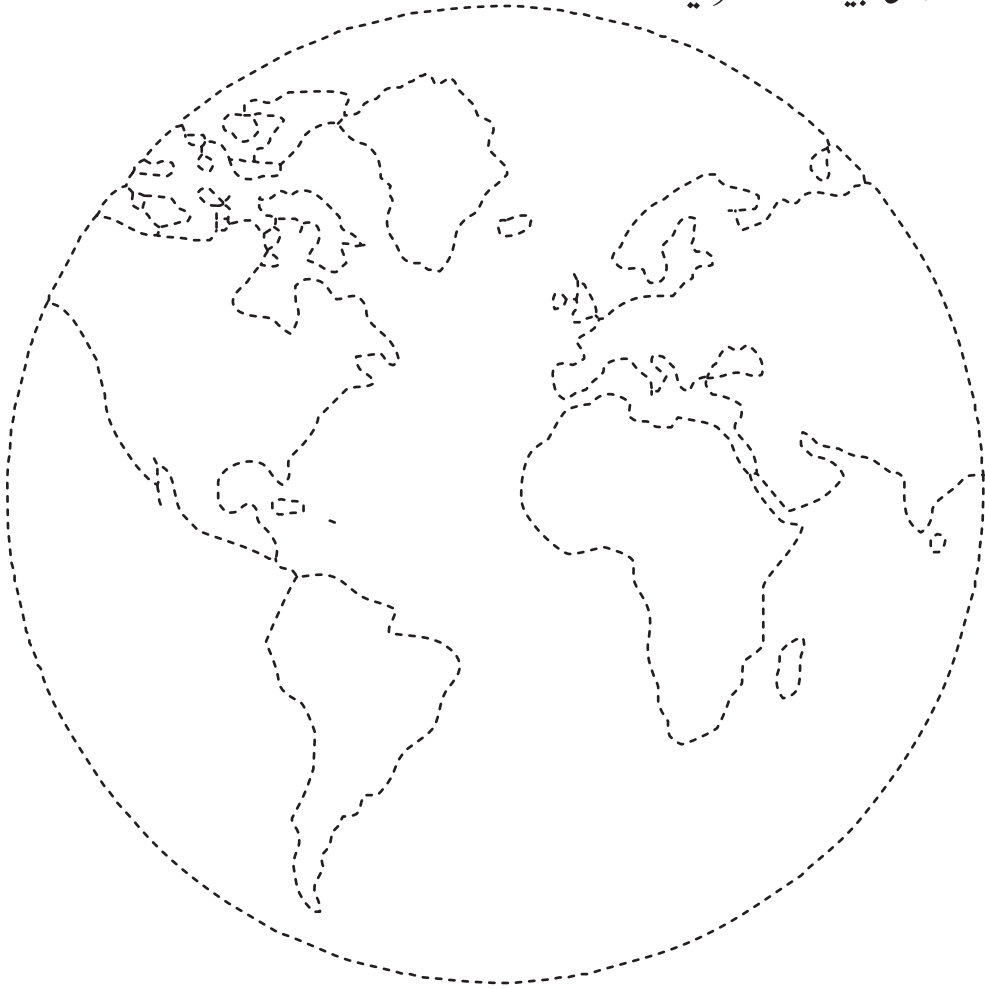
ہدایات برائے اساتذہ

بچّوں کو زمین کی ساخت کے بارے میں بتائیے۔ انھیں زمین کی سطح کی بناوٹ کا شعور دیجیے۔ میدان، سمندر، پہاڑ، صحرا، وادی، چٹانیں، جنگلات اور ماحولیات کے بارے میں تفصیل سے گفتگو کیجیے اور بحث میں اُن کو شامل کیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:۔
اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:۔
۱۔ نظم لے اور آہنگ سے پڑھیں گے۔
۲۔ دعا موضوع پر دس جملے لکھیں گے۔
۳۔ دعا کا مفہوم بیان کریں گے۔
۴۔ آداب کا لحاظ کرتے ہوئے دعا مانگیں گے۔

دُعا

ہاتھ اُٹھائے، سر کو جھکائے
تیرے کرم پر آس لگائے

آئے ہیں یا رب تیرے در پر
اپنے کرم کی ہم پہ نظر کر

نام پہ تیرے جان فدا ہو
کوئی نہ دل میں تیرے سوا ہو

سیدھی راہ دکھا دے ہم کو
سچ مچ نیک بنادے ہم کو

قوم کو دل سے پیار کریں ہم
قوم کا بیڑا پار کریں ہم

علم وہنر سے شاد ہمیں کر
فکروں سے آزاد ہمیں کر

(مولوی شفیع الدّین نیّر)

مشق

سوال۱۔ دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) ہم کس سے مانگتے ہیں؟ (ب) ہمیں کس سے پیار کرنا چاہیے؟

(ج) برائی سے بچنے کے لئے ہم کیا طلب کرتے ہیں؟

(د) علم حاصل کرنے والا کس بات سے آزاد ہو جاتا ہے؟

سوال۲۔ دیئے گئے مصرعوں کے درمیان خالی جگہ میں درست لفظ لکھیے۔

(الف) سیدھی راہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم کو۔

(ب) اپنے کرم کی ہم پہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کر۔

(ج) ہاتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔، سر کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(د) سچ مچ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بنادے ہم کو۔

(ہ) فکروں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہمیں کر۔

سوال۳۔ درست جوابات پر صحیح (✓) کا نشان لگائیے۔

(الف) ہم اللہ کے کرم کی رکھتے ہیں۔ (امید۔ فکر۔ دعا)

(ب) ہم دعا کے لئے اٹھاتے ہیں۔ (سر۔ ہاتھ۔ آنکھیں)

(ج) لفظ فدا کے معنی ہیں۔ (جان۔ قربان۔ آزاد)

سوال۴۔ کالم الف اور ب کے لفظوں کے جوڑے بنائیے۔

الف	ب
کرم	نیک
دل	خوش
آس	جان
سیدھی	امید
شاد	مہربانی

سوال ۵۔ خوش خط لکھیے۔ با ادب۔ بانصیب۔ بے ادب۔ بے نصیب

سوال ۶۔ دعا کے بارے میں دس جملے لکھیے۔

سرگرمی خاکہ مکمل کیجیے اور رنگ بھریے۔

فرہنگ

عنوانات

الفاظ	معنیٰ
حمد	
راہ	راستہ
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	
غم گسار	غم خوار، ہم درد
تاج ور	بادشاہ، تاج والا
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
للکار	سخت آواز، نعرہ
خدمت گار بہن بھائی	
جھلسا دینا	جلا دینا
پَن چکی	پانی سے چلنے والی مشین
قوت	طاقت
سچ کہو	
بھلے مانس	شریف آدمی
خُو	عادت

عنوانات

الفاظ	معنیٰ
اچھے بچے	
ضبط کرنا	برداشت کرنا
زحمت	تکلیف
یوم آزادی	
خط	
قحط سالی	خشک سالی، کال کا زمانہ
مضافات	آس پاس، اردگرد
سورج نہ ہوتا تو	
حرارت	گرمی، تپش
گُھپ	اندھیر، نہایت تاریک
برسات	
گھٹا	کالے بادل، اَبر
مینہ	بارش، برسات
ڈھنگ	طریقہ، طرز
ماجرا	حال، واقعہ

الفاظ	معنیٰ
جذبہ	
ٹٹولنے	ڈھونڈنا
بےگھر	جس کا گھر نہ ہو
چندہ	وہ پیسے جو کسی غریب کو دیے جائیں
ہمارا وطن	
بہ کثرت	افراط، بہتات، بہت زیادہ
ہریالی	سبزہ، ہرا بھرا
بےغرضی	جس کو غرض نہ ہو
عقائد	عقیدے کی جمع
پھول سے بچے	
بھلے	اچھّے
چمن	باغ
آن	عزت
جگمگانا	روشن

عنوانات

الفاظ	معنیٰ
اِن شاءاللہ	
سادگی	صفائی، بھولا پن
ستانے	آرام کرنے
گفتگو	بات چیت
ہماری زمین	
ریگستان	صحرا
زرخیز	سرسبز، شاداب
آلودگی	گندگی، ناپاکی
دُعا	
کرم	مہربانی
فدا	قربانی
شاد	خوش